عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان
ہفت روزہ
انٹرنیشنل

ختم نبوت

WEEKLY KHATME NUBUWWAT INTERNATIONAL
جلد ۷ — شمارہ ۳۰

سیدنا حضرت
ابوبکر صدیق
رضی اللہ عنہ
منظوم خراج عقیدت

سیدنا حضرت
عثمان ذی النورین
رضی اللہ عنہ
منظوم خراج عقیدت

سیدنا حضرت
علی المرتضیٰ
کرم اللہ وجہہ
منظوم خراج عقیدت

جناب تاجدار ختم نبوت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا

سفر معراج

معمولات نبوی اور آپ کی سنتیں

دو دانشوروں کی قادیانیت سے علیحدگی

میں پاکستان سے کیوں بھاگا؟

قادیانیوں کے بھگوڑے پیشوا مرزا طاہر کے انکشافات

موتی آرٹ

مرزا غلام احمد قادیانی کا مولانا عبدالحق غزنویؒ سے

مباہلہ

۱۰ ذیقعدہ ۱۳۱۰ھ کو عیدگاہ امرتسر کے میدان میں مرزا غلام احمد قادیانی نے حضرت مولانا عبدالحق غزنوی مرحوم و مغفور سے رُو در رُو مباہلہ کیا۔

مجموعہ اشتہارات مرزا غلام احمد قادیانی جلد اول ص ۴۲۷

(۲) مولانا عبدالحق غزنویؒ کا مباہلہ اس پر تھا کہ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے ماننے والے سب کافر، ملحد، دجال، کذاب، اور بے ایمان ہیں۔ (مجموعہ اشتہارات مرزا غلام احمد قادیانی جلد اول ص ۴۲۵)

(۳) مرزا غلام احمد قادیانی ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو مولانا عبدالحق غزنوی مرحوم کی زندگی میں مرگیا، اور مولانا مرحوم کا انتقال ۹ سال بعد ۱۶ مئی ۱۹۱۷ء کو ہوا۔ (رئیس قادیان جلد دوم ص ۱۹۲)

(۴) مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی وفات سے سات مہینے چوبیس دن پہلے (۲ اکتوبر ۱۹۰۷ء کو) کہا تھا کہ!
"مباہلہ کرنیوالوں میں جو جھوٹا ہو وہ سچے کی زندگی میں ہلاک ہوجاتا ہے"

(ملفوظات مرزا غلام احمد قادیانی جلد ۹ ص ۴۴۰)

(۵) اللہ تعالیٰ نے مرزا قادیانی کو مولانا مرحوم کی زندگی میں ہلاک کرکے یہ فیصلہ دے دیا کہ مرزا قادیانی اور اس کے ماننے والے واقعی دجّال و کذاب اور کافر و ملحد ہیں۔

مرزا طاہر احمد اس خدائی فیصلے کو کیوں تسلیم نہیں کرتے؟

عالمی مجلس تحفّظ ختم نبوّت حضوری باغ روڈ ملتان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

کراچی

انٹرنیشنل

جلد نمبر ۷ | ۱۱تا ۱۷رجب المرجب ۱۴۰۹ھ مطابق ۱۷تا ۲۳فروری ۱۹۸۹ء | شمارہ ۳۷

زیر سرپرستی

شیخ المشائخ حضرت مولانا

خان محمد صاحب مدظلہ

امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مجلس ادارت

مولانا مفتی احمد الرحمٰن | مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ

پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳

فون: ۷۱۱۹۶۱

LONDON OFFICE

35 STOCK WELL GREEN

LONDON SW9 9 HZ U.K.

Ph: 01-737-8199

سالانہ چندہ

سالانہ -/۱۵۰ روپے ـــــ ششماہی -/۸۵ روپے

سہ ماہی -/۴۵ روپے ـــــ فی پرچہ -/۳ روپے

بدل اشتراک

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

۴۵ ڈالر

چیک/ڈرافٹ بھیجنے کیلئے الائیڈ بنک

بنوری ٹاؤن برانچ اکاؤنٹ نمبر ۳۶۳ کراچی پاکستان

سرپرستان

حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہ ـــــ مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب ـــــ پاکستان

مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب ـــــ برما

حضرت مولانا محمد یونس صاحب ـــــ بنگلہ دیش

شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب ـــــ متحدہ عرب امارات

حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب ـــــ جنوبی افریقہ

حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب ـــــ برطانیہ

حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب ـــــ کینیڈا

حضرت مولانا سعید انگار صاحب ـــــ فرانس

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد ـــــ عبدالرؤف

گوجرانوالہ ـــــ حافظ محمد ثاقب

سیالکوٹ ـــــ ایم عبدالرحیم شکر گڑھ

مری ـــــ قاری محمد اسد اللہ عباسی

بہاول پور ـــــ محمد اسماعیل شجاع آبادی

سکھر ـــــ دین محمد فریدی

جھنگ ـــــ غلام حسین

ٹنڈو آدم ـــــ محمد راشد مدنی

پشاور ـــــ مولانا نورالحق نور

لاہور ـــــ مولانا کریم بخش

مانسہرہ ـــــ سید منظور احمد شاہ آسی

فیصل آباد ـــــ مولوی فقیر محمد

لیہ ـــــ حافظ خلیل احمد کروڑ

ڈیرہ اسمٰعیل خان ـــــ محمد شعیب گنگوہی

کوئٹہ بلوچستان ـــــ فیاض حسن سجاد، نذیر احمد تونسوی

شیخوپورہ/ننکانہ ـــــ محمد متین خالد

ملتان ـــــ عطاء الرحمان

سرگودھا ـــــ حافظ محمد اکرم طوفانی

حیدرآباد (سندھ) ـــــ نذیر احمد بلوچ

گجرات ـــــ چوہدری محمد خلیل

بیرون ملک نمائندے

قطر ـــــ قاری محمد اسماعیل رشیدی • اسپین ـــــ راجہ حبیب الرحمٰن • کینیڈا ـــــ

امریکہ ـــــ چوہدری محمد شریف نوری • ڈنمارک ـــــ محمد ادریس • ٹورنٹو ـــــ حافظ سعید احمد

دوبئی ـــــ قاری محمد اسماعیل • ناروے ـــــ میاں اشرف عابد • ایڈمنٹن ـــــ عامر رشید

ابوظہبی ـــــ قاری وصیف الرحمٰن • افریقہ ـــــ محمد زبیر افریقی • مونٹریال ـــــ آفتاب احمد

لائبیریا ـــــ ہدایت اللہ شاہ • ماریشس ـــــ محمد اخلاص احمد • برما ـــــ محمود یوسف

باربڈوس ـــــ اسماعیل قاضی • ٹرینیڈاڈ ـــــ اسماعیل ناخدا •

سوئٹزرلینڈ ـــــ اے۔ کیو۔ انصاری • ری یونین فرانس ـــــ عبدالرشید رزگ •

برطانیہ ـــــ محمد اقبال • بنگلہ دیش ـــــ محی الدین خان •

القرآن

مال اور اولاد دنیاوی زندگی کی ایک رونق ہے ۔ (فقط) اور باقیات صالحات (وہ نیک اعمال جو ہمیشہ رہنے والے ہیں) وہ تمہارے رب کے نزدیک ثواب کے اعتبار سے بھی (بدرجہا) بہتر ہیں اور امید کے اعتبار سے بھی) بہتر ہیں کہ ان کے ساتھ امیدیں قائم کی جائیں بخلاف مال و اولاد کے کہ ان سے امیدیں قائم کرنا بے کار ہے۔ سورۃ الکہف

حدیث

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا کہ آدمیوں میں کون آدمی افضل ہے آپؐ نے فرمایا وہ مومن جو اپنی جان اور اپنے مال سے اللہ کی راہ میں جہاد کرے ۔ وہ کہنے لگا اسکے بعد؟ آپؐ نے فرمایا وہ مومن جو کسی گھاٹی درّہ میں یکسو ہو کر اللہ کی عبادت میں لگا رہے اور لوگ اسکے شر سے بچے رہیں ۔ (بخاری و مسلم)

توحید

ایک بڑھیا سے کسی نے پوچھا کہ تو نے خدا کو کیسے پہچانا تو اس نے جواب دیا کہ میں نے خدا کو اس چرخے سے پہچانا ۔ سائل نے پوچھا چرخے سے کیسے پہچانا بڑھیا نے جواب دیا اس چرخے کا معاملہ یہ ہے کہ جب تک میں اسے چلاتی رہتی ہوں اس وقت تک یہ چلتا رہتا ہے اور جب اسے چھوڑ دیتی ہوں تو یہ بند ہو جاتا ہے تو بھلا دنیا کا یہ نظام بغیر کسی مضبوط قوت کے چلانے کیسے چل سکتا ہے؟ لہٰذا اسی قوت اور طاقت کا نام خدا اور اللہ ہے ۔ جو ایک ہے ۔

دوستو !

شائع ہوا یہ نوٹ کرنسی کے نوٹ پر
رزقِ حلال عین عبادت ہے دوستو

رشوت سے باز پھر بھی نہ آیا وہ بے حیا
جس کو حرام کھانے کی عادت ہے دوستو

فیض لدھیانوی

دیکھنا! کہیں تخریب کار نہ چھوٹ جائیں

روزنامہ "جسارت"، کراچی نے (۱۲ جنوری ۱۹۸۹ء کو مندرجہ ذیل خبر شائع کی تھی۔

" وفاقی حکومت نے حکومت سندھ کو حکم دیا ہے کہ وہ سندھ کی جیلوں میں تمام قیدی طلبہ رہنماؤں کے بارے میں تفصیلات مہیا کرے باخبر ذرائع کے مطابق یہ فیصلہ مختلف طلبہ تنظیموں کی جانب سے حکومت کو اس جانب متوجہ کرنے کے بعد کیا گیا ہے۔ وفاقی حکومت کی ہدایت پر صوبائی محکمہ داخلہ نے سندھ پولیس کو حکم دیا ہے کہ وہ جیلوں میں قید تمام طلبہ رہنماؤں کی فہرست، مقدمات کی نوعیت اور دیگر کوائف جلد از جلد محکمے کو فراہم کریں باخبر ذرائع کے مطابق حکومت ان مقدمات کا جائزہ از سر نو لے گی اور بعض طلبہ تنظیموں کے کارکنوں کو رہا کر دیا جائے گا۔ باخبر ذرائع کے مطابق اس آسانی سے طلبہ تنظیموں کی آڑ لے کر قتل و غارت اور لوٹ مار کرنے والے نوجوان بھی رہا ہو جائیں گے "

اس خبر کا آخری جملہ خاص طور پر غور طلب ہے جس میں کہا گیا ہے کہ " اس آسانی سے طلبہ تنظیموں کی آڑ لیکر قتل وغارت اور لوٹ مار کرنے والے بدنام نوجوان بھی رہا ہو جائیں گے " بظاہر اس خبر سے تاثر یہ ملتا ہے کہ یہ صرف صوبہ سندھ سے متعلق ہے لیکن چونکہ اس خبر کا تعلق وفاقی حکومت سے ہے اس لئے یہ معاملہ کسی ایک صوبہ کا نہیں پورے ملک کا ہی ہوسکتا ہے۔

ہمارے خیال میں اگر کوئی بے گناہ طالب علم اسیر زنداں ہے تو اُسے ضرور رہا کیا جانا چاہیئے خواہ اس کا تعلق صوبہ سندھ سے ہو، پنجاب سے ہو، سرحد یا بلوچستان سے ہو، لیکن اگر اس سے کسی عادی مجرم، قاتل، تخریب کار کو رہا کرنا مقصود ہو تو یہ وفاقی حکومت کا اچھا اقدام نہیں ہوگا۔ ایسے عناصر رہا ہونے کے بعد پھر سرگرمیاں شروع کر سکتے ہیں اور ملک میں امن و امان کی صورت حال ابتر ہو سکتی ہے۔

قادیانی قاتل اور محکمہ تعلیم ملتان

ابھی پچھلے دنوں نئی وزیر اعظم نے اقتدار سنبھالنے کی خوشی میں قیدیوں کی چھوٹ کا اعلان کیا تو اس کا فائدہ عادی مجرموں اور قاتلوں کو ہوا۔ خاص طور پر قادیانیوں نے خوب خوشی منائی کیونکہ ساہیوال اور سکھر میں کئی بے گناہ مسلمانوں کے قتل میں ملوث چھ قادیانی سزائے موت سے بچ گئے ان میں ایک قادیانی الیاس منیر طالب علم تھا جس نے جیل سے امتحان دیا اور بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن ملتان نے اسے چوتھے نمبر پر پاس کر کے نیشنل ٹیلنٹ اسکالرشپ دینے کا اعلان بھی کر دیا جیسا کہ درج ذیل خبر سے ظاہر ہے :

ربوہ (پ پ ا) بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن ملتان نے انٹرمیڈیٹ کے ۱۹۸۸ء موسم بہار کے امتحان میں ۴۴۷ نمبر لیکر چوتھی پوزیشن حاصل کرنے والے طالب علم محمد الیاس منیر کو نیشنل ٹیلنٹ سکالرشپ دینے کا اعلان کیا ہے۔ یاد رہے کہ الیاس منیر کو مارشل لاء حکومت کی طرف سے قائم کی گئی سمری ملٹری کورٹ نے موت کی سزا کا حکم سنایا تھا۔ مجرم فیصل آباد جیل میں اپنی سزا پر عمل درآمد کا منتظر تھا کہ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو کی طرف سے الیاس منیر کی موت کی سزا عمر قید

میں تبدیل کردی گئی بورڈ کے سیکرٹری کی طرف سے الیاس منیر کو فیصل آباد میں اس کے نتائج سے آگاہ کر دیا گیا ہے ۔

(جنگ لاہور ۱۲ر دسمبر ۱۹۸۸ء)

قادیانی عموماً ایسی خبروں کو اپنے حق میں استعمال کرتے ہیں حالانکہ کون نہیں جانتا کہ محکمہ تعلیم قادیانیوں کی زد میں ہے خاص طور پر ایسے بورڈوں میں جن کا تعلق امتحان سے ہے قادیانیوں سے بھرے ہوئے ہیں۔ ربوہ سے مخصوص قادیانی طلباء کی فہرستیں مہیا کردی جاتی ہیں اور وہ امتحانوں میں پاس کردیئے جاتے ہیں ہم نے نہیں سنا کہ کوئی قادیانی لڑکا فیل ہوا ہو کیوں؟ اس لئے کہ پہلے سے پلا تنگ ہوجاتی ہے اور محکمہ تعلیم میں گھسے ہوئے قادیانی افسران قادیانی طلباء کو اچھے نمبر دلاسے پاس کردیتے ہیں۔

الیاس منیر نامی جس قادیانی کو بورڈ آف انٹر میڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن ملتان نے چوتھے نمبر پر پاس کرکے نیشنل ٹیلنٹ سکالرشپ دینے کا اعلان کیا ہے اس میں یقیناً قادیانی افسران کا ہاتھ ہے۔

پاکستان کے عوام صدر ضیاء الحق کے دور میں بھی یہ مطالبہ کرتے رہے ہیں اور اب موجودہ حکومت سے بھی ان کا یہ پرزور مطالبہ ہے کہ محکمہ تعلیم کو قادیانیوں سے پاک کیا جائے کیونکہ محکمہ تعلیم میں رہ کر قادیانی اساتذہ اور افسران اور قادیانی طلباء پر بے انتہا نوازشات کے علاوہ مسلمان طلباء میں سرکار دو عالم حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی ختم نبوت کے خلاف تبلیغ کرتے ہیں اور مرزا قادیانی جیسے لعنتی، بے ایمان دھوکہ باز، اور بدکردار انسان کو نبی، مسیح، مہدی، اور ایک مصلح کے روپ میں پیش کرتے ہیں۔ ہمیں اُمید ہے کہ نئے حکمران پاکستان کے کروڑوں مسلمانوں کے جذبات کا احساس کرتے ہوئے اس اہم ترین مسئلہ پر سنجیدگی سے غور کریں گے۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی قدس سرہ

دنیا* دارالامتحان

**

(۲۶) ترجمہ:۔ آدمی کا دل ترقی کی خواہش سے کبھی نہیں بھرتا۔ اور اگر اس کو کچھ تکلیف پہنچ جائے تو بالکل مایوس ناامید بن جاتا ہے۔ (حالانکہ اللہ کی ذات سے ناامید کبھی بھی نہ ہونا چاہیئے۔) اور اگر اس تکلیف کے بعد جو اس کو پہنچی ہم اپنی رحمت کا مزہ چکھا تیں تو کہتا ہے کہ یہ تو (یقینی طور پر) میرا حق ہے ہی حالانکہ نہ اللہ تعالیٰ کی ذات سے ناامید ہونا چاہیئے نہ اپنا کوئی استحقاق ہے

(حم سجدہ - ع ۶)

(۲۷) ترجمہ:۔ اور برائی کا بدلہ اسی قسم کی برائی ہے (یعنی جس قسم کی برائی کسی نے کی اسی قسم کی برائی کا بدلہ لیا جا سکتا ہے، بشرطیکہ وہ فعل جائز ہو، مثلاً سخت کلامی کا بدلہ سخت کلامی۔ مار کا بدلہ مار ہے۔ یہ نہیں کہ سخت کلامی کا بدلہ مار سے لیا جائے) پھر جو شخص (بدلہ ہی نہ لے بلکہ) معاف کردے اور اصلاح کرے (یعنی اس کے ساتھ اچھائی کا برتاؤ کرے۔) تو اس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے۔ واقعی اللہ تعالیٰ ظالموں کو محبوب نہیں رکھتے۔ اور جو اپنے اوپر ظلم ہونے کے بعد برابر کا بدلہ لے لے۔ پس ایسے لوگوں پر کوئی الزام نہیں الزام صرف انہیں لوگوں پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور دنیا میں سرکشی کرتے ہیں، ایسے لوگوں کے لئے دردناک عذاب ہے، اور جو (دوسروں کے ظلم پر) صبر کرے اور (اسکو) معاف کردے، یہ البتہ بڑی ہمت کے کاموں میں سے ہے (یعنی مظالم پر صبر کرنا اور معاف کرنا بڑی اولوالعزمی کی بات ہے) (شوریٰ - ع ۴)

(۲۸) تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرُ ۝ نِ الَّذِيْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا

(ملک - ع ۱)

ترجمہ:۔ ”وہ (پاک ذات) بڑی عالی شان ہے جس کے قبضہ میں تمام ملک ہے۔ ساری دنیا کی سلطنتیں اسی کے قبضہ میں ہیں) اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ وہ (پاک) ذات ہے جس نے موت اور زندگی کو اس لئے پیدا کیا تاکہ تمہارا امتحان کرے کہ کون شخص عمل میں زیادہ اچھا ہے

حضرت قتادہؒ کہتے ہیں کہ اللہ جل شانہٗ نے اس گھر زندگی اور موت کا گھر بنایا ہے اور آخرت کے گھر کو بدلہ اور بقاء کا گھر بنایا ہے (در منثور) اس گھر کی ساری تکالیف کا منتہا موت ہے۔ اور وہ بہرحال آنے والی چیز ہے۔ اور اس گھر کی تکلیف کی کوئی انتہا ہی نہیں کہ وہاں موت بھی نہیں ہے۔

(۲۹) ترجمہ:۔ بے شک انسان پر زمانہ میں ایک ایسا وقت آچکا ہے وہ کچھ بھی قابل ذکر نہ تھا کہ اس سے پہلے منی تھا۔ اور اس سے پہلے وہ بھی نہ تھا) ہم نے اس کو نطفہ مخلوط سے (یعنی ماں باپ کی منی کے ملنے سے) پیدا کیا۔ کہ ہم اس کو جانچیں پھر ہم نے اس کو سنتا دیکھتا بنایا (یعنی آنکھ کان دیئے کہ حق بات خود دیکھے یا دوسروں سے سنے) پھر ہم نے اس کو (بھلائی) کا راستہ بتادیا پھر وہ دو طرح کے آدمی ہوگئے) یا تو شکر گذار (اور مومن) بن گیا۔ یا ناشکری کرنے والا (کافر) بن گیا۔

فائدہ:۔ جب یہ دارالامتحان ہے۔ ایسی حالت میں کسی حالت پر بھی ناشکری کرتے ہوئے یہ سوچنا ضروری

ہے۔ کہ اللہ کے کتنے انعامات ایسے ہیں جن پر شکر اس تکلیف اور مصیبت سے زیادہ ضروری ہے۔

(۳۰) ترجمہ:۔ پس حق تعالیٰ

ترجمہ:۔ پس آدمی کا جب حق تعالیٰ شانہٗ امتحان لیتا ہے پس (امتحان کے طور پر کبھی) اس کو انعام و اکرام فرماتا ہے (مال کا جاہ کا، اور اس قسم کی چیزوں کا، تاکہ ان چیزوں میں اللہ تعالیٰ کی شکرگذاری کا امتحان ہو اور یہ جانچا جائے کہ اس نے ان نعمتوں میں کیا کارگذاری کی۔ یہ مال اور جاہ اس کے راستہ میں خرچ ہوئے یا ناراضی میں، تو وہ کہتا ہے کہ میرے رب نے میرا اکرام کیا (یعنی اپنے مکرم اور معزز ہونے کا گھمنڈ شروع ہو جاتا ہے، حالانکہ یہ گھمنڈ کی چیز نہیں ہے۔ اور اگرچہ اللہ کا شکر اس کی نعمتوں پر بہت ضروری ہے۔ مگر اس کے ساتھ ہی ان نعمتوں کے پہلو کا خوف بھی ضروری ہے۔ اور جب حق تعالیٰ شانہٗ کو آدمی کا دوسری طرح امتحان کرنا مقصود ہوتا ہے) اور اس کو جانچتا ہے اس طرح پر کہ اس کی روزی اس پر تنگ کر دیتا ہے (جس سے اس کے صبر اور رضا کا امتحان مقصود ہوتا ہے) تو کہتا ہے کہ میرے رب نے مجھے ذلیل کر دیا۔ (یعنی میرے استحقاقِ اکرام کے باوجود مجھے نظروں سے گرا رکھا ہے۔ حالانکہ نہ مال و دولت اکرام کی دلیل ہے، نہ فقر و فاقہ اہانت کی دلیل ہے) ہرگز نہیں (یہ بات بالکل نہیں ہے کہ روزی کی تنگی اہانت کی بات ہو) بلکہ (موجبِ اہانت یہ چیزیں ہیں کہ) تم لوگ یتیم کا اکرام نہیں کرتے۔ اور دوسروں کو بھی مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب نہیں دیتے اور میراث کا مال سارا کھا جاتے ہو اور دوسروں کا حق بھی ہضم کر جاتے ہو، بالخصوص یتیموں اور ضعیفوں کا جو تم سے لڑ بھی نہ سکتے ہوں) اور تم مال سے بہت ہی محبت رکھتے ہو (جو جڑ ہے ساری برائیوں کی، سارے مظالم کی، سارے عیوب کی۔ اس لئے کہ دنیا کی محبت ہر خطا کی جڑ ہے۔ تم لوگ ان چیزوں کو ہلکا سمجھتے ہو) ہرگز نہیں (یہ معمولی چیزیں نہیں بلکہ) جس وقت زمین کو توڑ کر ریزہ ریزہ کر دیا جائے گا، اور آپ کا رب اور فرشتے جوق جوق (میدان حشر میں) آئیں گے۔ اور اس دن جہنم کو (سامنے) لایا جائے گا۔ اس دن آدمی کو سمجھ آ دے گی۔ اور اس وقت سمجھ آنے کا وقت کہاں رہے گا، اس دن کا سمجھ میں آنا کارآمد نہیں، اس دن آدمی کہے گا کہ کاش میں آج کی زندگی کے واسطے کچھ ذخیرہ آگے بھیج دیتا۔ (الفجر۔ ع ۱)

(۳۱) ترجمہ:۔ قسم ہے زمانہ کی (کہ جس کے تغیرات موجب عبرت ہیں۔ کہیں رنج۔ کہیں خوشی، کہیں ثروت کہیں غربت، کہیں صحت، کہیں بیماری) کہ انسان (اپنی عزیز عمر کو ضائع کر کے) بڑے خسارہ میں ہے۔ مگر وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے عمل کئے اور ایک دوسرے کو حق (بات کہنے کی اور حق پر قائم رہنے) کی وصیت (اور تاکید) کرتے رہے اور ایک دوسرے کو صبر کی وصیت کرتے رہے۔ (جس میں طاعات پر اہتمام بھی داخل ہے اور شہوتوں اور ناجائز امور سے نفس کو روکنا بھی داخل ہے اور مصائب اور زمانہ کے حوادث پر صبر کرنا بھی داخل ہے)۔

ختم نبوت زندہ باد

ھو الشافی
مطب صدیقی

تشخیص فارم منگانے کے لئے جوابی لفافہ ہمراہ بھیجیں

حکیم ظہور احمد صدیقی۔ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

طبی دنیا میں ایک جانا پہچانا نام
مطب صدیقی
قائم شدہ ۱۹۳۰ء
حکیم ظہور احمد صدیقی
○ رجسٹرڈ کلاس اے ○ فون نمبر ۵۹۹

اوقاتِ مطب ○ جمعۃ المبارک ۹ تا ۱۲ بجے دوپہر موسم گرما ۷ تا ۱۲ ، ۵ تا ۸ موسم سرما ۹ تا ۲ ، ۵ تا ۷

○ غرباء کیلئے علاج مفت ○ طلباء و طالبات کو خاص رعایت ○ ایلوپیتھی ڈاکٹرز (انگریزی علاج) سے مایوس حضرات ایک بار ضرور مشورہ کریں۔ ملاقات سے پہلے وقت لینا نہ بھولیں ○ باہر اور دور کے رہنے والے ٹکٹ یا لفافہ واپسی ڈاک پتہ لکھ کر "تشخیص فارم" منگا سکتے ہیں فارم پُر کر کے روانہ کرنے سے دوا آپ کے گھر تک پہنچانے کا انتظام موجود ہے۔ ۱: مردوں کے امراض مخصوصہ کا فارم۔ ۲: عورتوں کے امراض مخصوصہ کا فارم۔ ۳: عام امراض کا فارم۔ ۴: بچوں کے امراض کا فارم ○ احباب کے کہنے پر جڑی بوٹیوں کا سٹور قائم کر دیا ہے۔ نادر اور نایاب ادویات بازار سے بارعایت خرید فرمائیں۔

صدیقی دواخانہ (رجسٹرڈ) مین بازار حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

قادیانیو! سچے دل سے مسلمان ہو جاؤ اور اپنی دنیا و آخرت ٹھیک کر لو۔

اِمام الانبیاء تاجدارِ ختم نبوّت صلی اللہ علیہ وسلم کا سفرِ معراج

از: قاضی محمد اسرائیل گڑنگی، مانسہرہ

ہمارے شان والے رسول حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ کے معجزات اتنے ہیں کہ اگر ان سب کو جمع کیا جائے اور تمام سابقین انبیاء کرام علیہم السلام کے معجزات کو بھی جمع کیا جائے تو ہمارے پیغمبر ﷺ کے معجزات بہت ہی زیادہ ہوں گے پہلے انبیاء علیہم السلام میں سے کسی کو آسمانی معجزہ ملا، کسی کو ید بیضا اور عصا کا معجزہ ملا۔ کسی کو اونٹنی کا معجزہ ملا۔ غرض کہ ہر نبی کو وقت اور موقعہ کے مناسب نبوت کے ثبوت کے لئے پروردگار عالم نے معجزہ عطا فرمایا۔

ہمارے نبی ﷺ کو آسمانی، ارضی، جماداتی، نباتاتی، حیواناتی، انسانی، شفاء امراض، قبولیت دعا، جناتی عالم عناصر اربعہ اور دیگر بہت سے معجزات سے سرفراز فرمایا۔

میں اپنی نجات کے لئے ایک آسمانی معجزہ جو بڑی شان اور مقام اور عظمت والا ہے مختصر الفاظ میں لکھتا ہوں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ قبول و منظور فرمائے۔ اور میری نجات کا ذریعہ فرمائے۔ قارئین کرام کو تامہ عطا فرمائے۔ اس عاجز گناہ گار کو قیامت کے سخت دن آپ ﷺ کی شفاعت نصیب فرمائے۔

معراج کب ہوئی؟

علامہ ابن عبد البر اور ابن قتیبہ دینوری نے، امام رافعی اور امام نووی نے تحریر فرمایا کہ واقعہ معراج رجب المرجب کے مبارک مہینہ میں ہوا۔ اور محدث جلیل عبد الغنی مقدسی نے رجب کی ستائیسویں کو متعین بھی کر دیا۔ حضرت علامہ زرقانی نے تحریر فرمایا کہ لوگوں کا اسی پر عمل ہے اور بعض مورخین کا قول ہے کہ یہی سب سے زیادہ قوی روایت ہے۔ زرقانی ص ۵۵ سوتا ص ۳۵۸ میں نے باقی تمام اقوال کو طوالت کی وجہ سے ترک کر دیا۔ رب کعبہ نے رات کو سفر معراج منتخب اس لئے فرمایا کہ راز و اسرار کی باتیں خوب کی جائیں۔ اور ماننے والوں کے ایمان اور مضبوط ہو جائیں اور بدبختوں کی بدبختی بھی کھل کر سامنے آ جائے ماننے والے ایمان بالغیب کے عظیم الشان ثواب کو حاصل کریں۔ جیسا کہ یار غار و یار مزار ابوبکر ؓ نے حاصل کیا۔

کتنی بار معراج ہوئی؟

علماء اسلام کا صحیح مذہب یہی ہے کہ سفر معراج بحالت بیداری جسم اور روح کے ساتھ صرف ایک ہی بار ہوئی۔ صحابہ کرام ؓ، فقہاء عظام، محدثین، صوفیائے کرام کا بھی یہی مذہب ہے۔ اسی لئے تو مشرکین مکہ نے آپ ﷺ پر سوالات کئے اور سفر معراج کا انکار کیا اور جادو و سحر کہہ کر اس عظیم الشان معجزہ کی تکذیب کی۔ اس کے لئے میں صرف ایک حوالہ نقل کرتا ہوں چنانچہ حضرت علامہ ملا جیون رحمۃ اللہ علیہ (یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ ملا جیون اورنگزیب عالمگیر بادشاہ شاہ ہند کے استاد محترم ہیں) تحریر فرماتے ہیں اور سب سے زیادہ صحیح قول یہ ہے کہ معراج بحالت بیداری اور جسم اور روح کے ساتھ ہوئی۔ یہی اہلسنت و جماعت کا مذہب ہے۔ لہٰذا جو شخص یہ کہے کہ معراج فقط روحانی ہوئی۔ یا معراج فقط خواب میں ہوئی وہ شخص بدعتی اور گمراہ اور گمراہ کن اور فاسق ہے۔ (تفسیرات احمدیہ سورۃ بنی اسرائیل ص ۳۰۰)

سفرِ معراج کی ابتداء

معراج کی رات آپ ﷺ کے گھر کی چھت کھلی اور ناگہاں حضرت جبرئیل ؑ چند فرشتوں کے ساتھ نازل ہوئے اور آپ ﷺ کو حرم کعبہ میں لے جا کر آپ ﷺ کے سینہ مبارک کو چاک کیا اور قلب مقدس کو نکال کر آب زم زم سے دھویا۔ پھر ایمان و حکمت سے بھرے ہوئے ایک طشت کو آپ ﷺ کے سینے میں انڈیل کر شکم کا چاک برابر کر دیا۔ پھر آپ ﷺ براق پر سوار ہو کر (راستہ میں آپ ﷺ نے عجیب و غریب واقعات کو ملاحظہ فرمایا اور چند مقامات پر آپ ﷺ نے نماز بھی ادا فرمائی) بیت المقدس تشریف لائے براق کی تیز رفتاری کا یہ عالم تھا کہ اس کا قدم وہاں پڑتا تھا جہاں اس کی نگاہ کی آخری حد ہوتی تھی۔ بیت المقدس پہنچ کر براق کو اس حلقہ میں باندھ دیا جس میں انبیاء کرام علیہم السلام اپنی اپنی سواریوں کو باندھا کرتے تھے۔ پھر آپ ﷺ نے تمام انبیاءؑ اور رسولوں کو جو وہاں حاضر تھے دو رکعت

نماز نفل جماعت سے پڑھائی۔ (تفسیر روح البیان ص۵۳ ج۵)

مرزائیوں سے سوال؟

جب ہمارے رسولؐ بیت المقدس میں داخل ہوئے تو وہاں تمام انبیاء کرامؑ موجود تھے۔ آپؐ نے تمام رسولوں کو نماز پڑھائی آپؐ امام بنے اور باقی تمام انبیاء مقتدی بنے۔

میں مرزائی دوستوں سے سوال کرتا ہوں اس وقت یہ دجال مرزا قادیانی کہاں تھا؟

زرقانی ص۶ ج۶ خصائص کبریٰ ص۱۶۳ ج۱ میں تصریح موجود ہے کہ جب آپؐ نے نماز پڑھائی نماز کے بعد سب سے پہلے حضرت ابراہیمؑ نے خطبہ دیا۔ ان کے بعد حضرت موسیٰؑ نے ان کے بعد حضرت داؤدؑ نے ان کے بعد حضرت سلیمانؑ نے ان کے بعد حضرت عیسیٰؑ نے آخر میں امام الانبیاء سرکار دو عالمؐ نے خطبہ دیا۔ جس میں آپؐ نے فرمایا کہ میرے پروردگار نے مجھے آخری رسول بنا کر مبعوث فرمایا ہے۔ میں نے طوالت کی وجہ سے پورے خطبہ کو نقل نہیں کیا۔ ان دونوں کتابوں میں ان تمام انبیاء کرام کے خطبات موجود ہیں۔ جن کے اسماء گرامی اوپر مذکور ہیں۔ جب ان انبیاء کرام نے خطبات دے دیئے تو پھر آخر میں حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا۔ بھذا افضلکم محمدؐ۔ اسی وجہ سے تو محمدؐ کو تم سب پر فضیلت حاصل ہوئی ہے۔

یہاں یہ بات بھی واضح ہوگئی کہ تمام انبیاء کرام کے سامنے ہمارے پیارے رسولؐ نے فرمایا کہ میں آخری نبی ہوں تمام انبیاء کرام نے تصدیق فرمائی میں پھر مرزائیوں سے سوال کرتا ہوں کہ تمام نبیوں نے تصدیق کی کہ حضورؐ آخری نبی ہیں۔ تو اس وقت آپ کا کانا دجال مرزا قادیانی کہاں تھا؟ وہ کہتا کہ نہ جی میں بھی نبی ہوں۔ مرزائیو! امام الانبیاءؐ کو چھوڑ کر ایک ذلیل، کمینہ، بدبخت، شیطان کو تم نبی مانتے ہو۔ تف ہے تمہاری عقل پر خدارا سوچو۔ غور و فکر کرو جلد کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو جاؤ۔ غرض رسول کریمؐ نے سارے نبیوں کو نماز پڑھائی آپؐ امام تھے سارے نبی مقتدی تھے۔

امام الانبیاءؐ کے سفر معراج کی سواریاں

حضرت امام علائی مرحوم نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ معراج کے سفر میں حضورؐ نے پانچ قسم کی سواریوں پر سفر فرمایا۔ مکہ معظمہ سے بیت المقدس تک براق پر۔ بیت المقدس سے آسمان اول تک نور کی سیڑھیوں پر۔ آسمان اول سے ساتویں آسمان تک فرشتوں کے بازوؤں پر ساتویں آسمان سے سدرۃ المنتہیٰ تک حضرت جبرائیل کے بازو پر۔ سدرۃ المنتہیٰ سے مقام قاب قوسین تک رفرف پر۔ دیکھئے تفسیر روح المعانی ص۱۵ ج۱۵۔

امام الانبیاءؐ کو عبد کا خطاب

تفسیر کبیر میں لکھا ہے کہ شب معراج میں اللہ تعالیٰ نے آپؐ سے ارشاد فرمایا۔ آپؐ کو کون سا لقب اور خطاب دیا جائے آپؐ نے فرمایا عبد کا اسی وجہ سے سورۃ بنی اسرائیل اور سورۃ النجم میں جہاں معراج کا ذکر آیا ہے وہاں آپؐ کو لفظ عبد سے یاد فرمایا ہے جو معبود کے بعد تمام کائنات سے اعلیٰ و افضل ہے۔

امام الانبیاءؐ کے سفر معراج کی منازل

آپؐ نے بیت المقدس سے قاب قوسین تک دس منزلوں پر قیام فرمایا اور ہر منزل پر جہاں قیام فرمایا کچھ گفتگو ہوئی اور بہت سی خداوندی نشانیوں کو ملاحظہ فرمایا۔ (۱) آسمان اول (۲) دوسرا آسمان (۳) تیسرا آسمان، (۴) چوتھا آسمان، (۵) پانچواں آسمان، (۶) چھٹا آسمان، (۷) ساتواں آسمان (۸) سدرۃ المنتہیٰ، (۹) مقام مستوی جہاں آپؐ نے قلم قدرت کے چلنے کی آوازیں سنیں۔ (۱۰) عرش اعظم (روح المعانی ص۱۵ ج۱۵)

امام الانبیاءؐ سے رب کائنات کی چند خاص باتیں

وہاں پروردگار عالم نے سرکار دو عالمؐ کے ساتھ بہت ہی راز و اسرار کی باتیں کیں۔ میں ایمان کو تازہ کرنے کے لئے چند باتیں نقل کرتا ہوں۔ **ارشاد اول**: اے نبیؐ! ہم نے تمہاری امت کے گناہوں کو دیکھا اور پھر سوائے بخشنے کے اور کچھ تمہاری امت کے حق میں مناسب نہ سمجھا۔ **دوسرا ارشاد**: نبی کریمؐ نے عرض کیا الٰہی قیامت کے دن میری امت کا حساب میرے سپرد کرنا تاکہ دوسرے لوگوں کو ان کے عیبوں کا پتہ نہ ہو جواب ملا! تم اپنی امت کے عیب دوسروں کو دکھانا نہیں چاہتے۔ مگر اے نبیؐ! ہم اپنے بندوں اور تمہاری امت کے عیبوں کو بھی دکھانا نہیں چاہتے۔ **تیسرا ارشاد**: اے نبی اگر ہم آپؐ کی امت کو اپنے ہمکلامی سے مشرف کرنا چاہتے تو قیامت کے دن ان سے حساب مطلق نہ لیتے۔ اب قیامت کا حساب ان کے لئے باعث رحمت ہوگا نہ سبب عذاب۔ **چوتھا ارشاد**: اے نبی اگلی امتوں نے میری نافرمانی کی میں نے ان پر عذاب بھیجا۔ کسی کو غرق کیا۔ کسی پر پتھر برسائے

کسی کو نصیب کیا مگر آپؐ کی امت گناہ کرے گی ہم آپؐ کے طفیل ان پر رحمت نازل کریں گے۔ اور بھی بہت سی باتیں ہوئیں تفصیل کے لئے مولانا محمد ابراہیم دہلوی کی کتب کا مطالعہ کیا جائے۔ بارگاہِ الٰہی میں بے شمار عطیات کے علاوہ آپؐ کو تین خاص انعامات عطا کئے گئے۔ (۱) سورۃ البقرۃ کی آخری آیات امن الرسول سے آخر تک۔ (۲) ایک عظیم خوشخبری آپؐ کو ملی کہ جو شخص آپؐ کی امت سے شرک نہیں کرے گا اس کو بخش دیا جائے گا۔ (۳) امت پر پانچ وقت کی نماز کو فرض قرار دیا گیا جو اصل میں پچاس ہی ہیں مگر آپ کی برکت سے پڑھنے میں پانچ ہیں۔ دیکھئے تفسیر روح المعانی ص ج ۱۵ شفاء ص ج ۱ فتح الباری ص ج ۷۔

میں دوبارہ عرض کروں گا کہ سفر معراج کو میں نے صاف اشاروں میں تحریر کر دیا ہے۔ تفصیل کے لئے میرے استاذی المکرم امام اہلسنت حضرت مولانا سرفراز خان مدظلہ کی کتاب ضوء السراج کو ضرور ملاحظہ کیا جائے۔ مضمون کو مولانا نانوتوی کے ان اشعار پر ختم کیا جاتا ہے۔

جہاں کے سارے کمالات ایک تجھ میں ہیں
ترے کمال کسی میں نہیں مگر دو چار
صلی اللہ علیہ وسلم

یہ مغرب ہے

از: مولٰنا منظور احمد الحسینی

شراب نوشی کا انجام: شراب اسلام میں قطعی حرام ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں شراب کو نجس عمل شیطان اور حرام قرار دیا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کے پینے والے، بنانے والے بیچنے والے اور خریدنے والے سب پر لعنت کی ہے ایک دوسری حدیث میں آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ میرے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے اور فرمایا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم بے شک اللہ تعالیٰ نے شراب پر لعنت فرمائی ہے

الحمد للہ پاکستان میں شراب پینا قانوناً بھی منع ہے ہم اپنے قارئین کو شراب کے رسیا ملکوں میں سے ایک ملک کے صرف دو صوبوں کا حال بتلاتے ہیں خبر ملاحظہ فرمائیں "انگلینڈ اور ویلز میں ہر سال اٹھائیس ہزار افراد الکوحل پینے سے ہلاک ہو جاتے ہیں یہ انکشاف تازہ ترین تحقیق میں کیا گیا ہے اس سے قبل میڈیکل رائل کالج نے الکوحل سے ہونے والی اموات کا اندازہ پانچ ہزار اور چالیس ہزار کے درمیان لگایا تھا آکسفورڈ میں کمیونٹی میڈیسن کے شعبہ کے ڈاکٹر پیٹر اینڈرسن نے بتایا ہے کہ انگلینڈ اور ویلز میں ہر سال الکوحل پینے سے ۲۸ ہزار افراد موت کے منہ میں چلے جاتے ہیں ان میں سے زیادہ تر افراد کی عمریں پندرہ اور چوہتر برس کے درمیان ہیں ان کی یہ تحقیق برٹش میڈیکل جرنل میں شائع ہوئی ہے یہ تحقیق اسی طریق کار کے تحت کی گئی جس کے تحت تمباکو نوشی سے مرنے والے افراد کا تخمینہ کیا گیا تھا۔"

(جنگ لندن ۲۴ ستمبر ۱۹۸۸ء)

اسلام نے زنا کو حرام قرار دیا ہے یہ ایک بہت بڑا جرم ہے جس کی سزا اسلام میں سخت رکھی گئی ہے تاکہ لوگ اس بے حیائی کے ارتکاب سے رک جائیں شادی شدہ مرد اور عورت کے لئے اس کی سزا رجم کے ذریعہ موت ہے اور غیر شادی شدہ کے لئے سو کوڑے ہیں۔

مغربی دنیا میں اس وقت زنا جیسے گھناؤنے فعل کی اتنی بہتات ہے کہ الاماں روز بروز اس میں اضافہ ہوتا ہے اس سلسلے میں ایک چھوٹی سی خبر ملاحظہ فرمائیں۔

برطانیہ میں ناجائز بچوں کی پیدائش میں اضافہ

برطانیہ میں ناجائز بچوں کی پیدائش میں۔ افیس

بواسیر خونی و بادی کیلئے سو فیصد کامیاب دوا

بغیر آپریشن کے مریضوں کا علاج کیا جاتا ہے۔

مستورات اور بیرونی مریضوں کو ہسپتال میں آنے کی ضرورت نہیں ڈاک کے ذریعے دوا منگوا سکتے ہیں۔

احمدانی ہسپتال نیو ٹاؤن میرپور خاص سندھ، فون: ۳۴۷۰

اضافہ ہوگیا ہے اس کا اعلان سرکاری طور پر کیا گیا ہے سرکاری طور پر کئے جانے والے اعداد و شمار کے مطابق برطانیہ میں گزشتہ سال کے دوران ناجائز بچوں کی شرح ۹ء۲۴ فی صد ہوگئی ہے۔

(روزنامہ ملت لندن ۲۹ اکتوبر ۱۹۸۸ء)

یہ وہ اعلان ہے جو سرکاری طور پر کیا گیا ہے یہ وہ بچے ہیں جو مقامی کورپوریشن میں جمع کئے جاتے ہیں ورنہ ولد الزنا تو بچوں کی تعداد بہت زیادہ ہے اور زنا کی تعداد تو بہت ہی زیادہ ہے اسی سلسلے کی دوسری خبر بھی ملاحظہ فرمائیں۔

بیٹی کی آبرو لوٹنے والا پادری

لندن (پ ا) دو اپیل ججوں نے چرچ کے ایک پادری کو اس امر کی اجازت دے دی ہے کہ وہ اپنی گیارہ سالہ بیٹی سے باقاعدگی کے ساتھ ملاقات کرتا ہے حالاں کہ وہ اس بیٹی کے ساتھ جنسی تعلق قائم کرتا رہا ہے لارڈ جسٹس بٹلر سلوس اور لارڈ جسٹس رالف گبسن نے لڑکی کی ماں کی یہ درخواست مسترد کر دی کہ پادری کو اپنی بیٹی سے ملاقات کی اجازت نہ دی جائے اس فیصلے سے طے ہوتا ہے کہ جنسی تعلق کے مرتکب والدین کی بچوں سے ملاقات خود بخود بند نہیں ہو جاتی گزشتہ اپریل میں ایک جج نے فیصلہ دیا تھا کہ اگرچہ باپ کو جس کی شادی زنا کے بعد ٹوٹ چکی ہے اپنی بیٹی کے ساتھ زنا کا مرتکب قرار نہیں دیا گیا مگر وہ درحقیقت اس بدی کا ارتکاب کر چکا ہے تاہم جج نے مزید کہا کہ یہ باپ لڑکی کے حق میں مفید نہیں ہے کہ اس کا باپ کے ساتھ تعلق بالکل ہی بند کر دیا جائے اس لئے والد کو بیٹی کے ساتھ ملنے کی اجازت دے دی جائے مگر یہ ملاقات ایک ماہ میں ایک مرتبہ اور باقاعدہ نگرانی میں ہونی چاہیے ایک وکیل نے بتایا کہ یہ انوکھی بات نہیں ہے کہ جنسی تعلقات کے مرتکب والدین کو بچوں سے ملنے کی اجازت دی جائے ایسے واقعات بھی ہیں جب عدالت نے بالآخر بچوں کو اس قسم کے والدین کے سپرد کر دیا (جنگ لندن ۵ اکتوبر ۱۹۸۸ء)

جرم جرم ہے خواہ کوئی کرے آج کل مغربی معاشرہ اس سلسلے میں نہایت ہی بے بسی کا شکار ہے صرف ایک شہر کے بارے میں تفصیلات ملاحظہ فرمائیں۔

لندن میں پُرتشدد واقعات بڑھ گئے

لندن (پ ا) پولیس کی جانب سے جاری کئے گئے اعداد و شمار کے مطابق مجموعی طور پر جرائم کی تعداد میں کمی کے باوجود لندن میں پُرتشدد واقعات میں اضافہ ہوا ہے اسکاٹ لینڈ یارڈ کی جانب سے گزشتہ روز جاری کئے گئے اعداد و شمار میں بتایا گیا ہے کہ دارالحکومت میں جرائم کی مجموعی تعداد میں کمی ہوئی ہے لیکن حملوں چوریوں اور جنسی جرائم میں اضافہ ہوا ہے ان اعداد و شمار کے مطابق مجموعی طور پر جرائم میں ایک فیصد کمی ہوئی ہے ستمبر تک کے ۱۲ مہینوں میں نشانے جانے والے واقعات کی تعداد میں ۶ فیصد کا اضافہ ہوا ہے جرائم کی مجموعی تعداد ۷ لاکھ ۳۲ ہزار ۱۴۵ رہی جو سابقہ ۱۲ ماہ کی تعداد سے کم ہے جو ۷ لاکھ ۳۹ ہزار ۲ تھی۔ جو واقعات نشانے گئے ان کی تعداد ایک لاکھ ۲۳ ہزار ۸۰۳ ہے جب کہ سابقہ ۱۲ ماہ میں یہ تعداد ایک لاکھ ۱۵ ہزار ۲۵۲ تھی۔ گرفتار شدگان کی تعداد میں بھی ۷ فی صد اضافہ ہوا ہے جو سابقہ ۱۲ ماہ کی تعداد ایک لاکھ ۴ ہزار ۹۲ سے بڑھ کر ایک لاکھ ۱۵ ہزار ۵۹۳ ہو گئی منشیات کی اسمگلنگ کے سلسلے میں گرفتاریوں میں بھی ۱۶ فی صد اضافہ ہوا ہے رہزنی کے واقعات میں ۴ فیصد اضافہ ہوا میٹروپولیٹن پولیس کے ترجمان نے کہا کہ یہ بات قابل افسوس ہے کہ جسمانی تشدد کے واقعات میں اب بھی ۳ فیصد اضافہ ہوا ہے تاہم اس لحاظ سے یہ بہتر ہے کہ جون ۱۹۸۸ء کو ختم ہونے والے ۱۲ ماہ میں جرائم کی تعداد میں ۳۰ فیصد اضافہ ہوا تھا ترجمان نے کہا کہ اضافے کی ایک وجہ میٹروپولیٹن پولیس کی جانب سے متاثرہ افراد کو اس بات پر آمادہ کرنا ہے کہ وہ اس طرح کے جرائم کی رپورٹ کریں ایک اور وجہ گھریلو تشدد کے واقعات کو ریکارڈ کرنا بھی ہے زنا بالجبر اور زنا بالجبر کی کوشش کے واقعات میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی اور پولیس نے کہا کہ مجموعی طور پر جنسی جرائم کے واقعات میں ۲ فیصد اضافہ ناشائستگی اور ناشائستہ حملوں میں اضافہ کا مظہر ہے نقب زنی کے واقعات میں ۲ فیصد کمی ہوئی ہے اور چوری کے سامان کی خرید و فروخت کے واقعات میں ۴ فیصد کمی ہوئی ہے لیکن فراڈ اور جعل سازی کے واقعات میں ۱۵ فیصد اضافہ ہوا ہے سکاٹ لینڈ یارڈ نے کہا ہے کہ بیگ چھیننے کے واقعات میں ۱۵ فیصد کمی ہوئی ہے جب کہ جیب تراشی کے واقعات کی تعداد میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی کاروں کی چوری اور کاروں کے اندر سے چوری کے واقعات میں ۸ فی صد کمی ہوئی ہے جب کہ شاپ لفٹنگ کے واقعات میں ۳ فی صدی کمی ریکارڈ کی گئی (جنگ لندن ۸ نومبر ۱۹۸۸ء)

خرد کا نام جنوں رکھ دیا جنوں کا نام خرد

برہنہ نہانے سے انکار پر مسلمان طالب علم کو اسکول سے نکال دیا گیا

لندن (پ ر) جنوبی لندن کے گرامر اسکول فرائیرن بارنٹ سے ایک مسلمان طالب علم ہاشم احمد کو اس جرم میں اسکول سے نکال دیا گیا کہ اس نے ورزش کے بعد تمام طلبا کے ساتھ برہنہ نہانے سے انکار کر دیا تھا ہاشم احمد خان نے جب یہ عذر پیش کیا کہ اسلام میں برہنہ نہانے کی اجازت نہیں ہے تو ہیڈ ماسٹر نے جبراً اسے نہانے پر مجبور کیا جس سے طالب علم پر اتنا ذہنی دباؤ پڑا کہ وہ رات بھر قے کرتا رہا ہاشم احمد کے والد نے ہیڈ ماسٹر سے مل کر صورت حال بیان کی مگر اس نے اس ضمن میں کچھ سننے سے انکار کر دیا اور ہاشم احمد کو اسکول سے نکال دیا گیا یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ وہ اس سال میں مقابلے کے امتحان میں اعلیٰ پوزیشن لے کر داخل ہوا تھا اور اسی اسکول کے ایک اور مسلمان طالب علم نے جو ابھی بھاری فیس ادا کر کے داخل ہوا تھا خوفزدہ ہو کر اسکول جانا ترک کر دیا ہے۔ (جنگ لندن ۲۴/۲۵ ستمبر ۱۹۸۸ء)

اگر جرم کو جرم نہ سمجھا جائے تو وہ اچھا لگنے لگتا ہے اور کچھ لوگ سخت دلی اور نفس پرستی کا شکار ہو کر اسی گندگی کو اپنا مستقل مشغلہ ٹھہرا لیتے ہیں۔

بچوں پر جنسی تشدد کر کے انہیں جسم فروش بنانے والا ٹولہ

لندن (پ ا) ایک بیرسٹر سمیت چھ افراد پر الزام لگایا گیا ہے کہ وہ بچوں کو اپنی جنسی ہوس کا نشانہ بناتے رہے اور بعد ازاں مالی منفعت کی خاطر انہیں دوسرے ہوس پرستوں کے حوالے کرتے رہے ان بچوں میں بعض کی عمر صرف دس سال تھی اور ان میں لڑکے اور لڑکیاں شامل ہیں اور کچھ بچوں کے ساتھ یہ جنسی تشدد عرصہ پانچ سال تک ہوتا رہا یہ بات کل یہاں اولڈ بیلی عدالت میں پراسیکوٹر مائیکل ہل نے کہی ری اے ڈی کے ماہر بیرسٹر کولن پیٹرسن سمیت چھ ملزموں نے ان الزامات کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا الزامات میں بچوں پر جنسی تشدد اُن کی ناشائستہ تصاویر بنانے کا الزام ہے یہ کام مائیکل ہل کے مطابق ۸۸-۱۹۸۳ء میں ہوتا رہا مائیکل ہل نے جیوری کو بتایا کہ اگر وہ سارے الزامات جن کو ثابت کیا جا سکتا ہے سنائے جائیں تو سماعت کا پورا دن صرف اسی پر صرف ہو جائے عدالت میں بچوں کی شہادت کے لئے خصوصی سکرین لگائے جائیں گے تاکہ ملزم انہیں دیکھ نہ سکیں جیوری کے ارکان خصوصی ویڈیو کیمرہ کے ذریعہ بچوں کو دیکھ سکیں گے مائیکل ہل نے کہا کہ ملزمان اس مکروہ کام میں مصروف ہونے کے ساتھ یہ یقین رکھتے تھے کہ وہ جو کچھ کر رہے ہیں نہایت ہی فطری عمل ہے چنانچہ بعض لڑکے جنس فروشی پر اتر آئے اور یہ جسم فروش لڑکے یہ سمجھنے لگے کہ وہ جو کچھ کر رہے ہیں اس میں کوئی برائی نہیں انہوں نے کہا کہ ان میں سے دو لڑکے بعد ازاں خود مجرموں کے ٹولے میں شامل ہو گئے اور اب کٹہرے میں موجود ہیں ملزموں میں ۴۰ سالہ ایلن ڈالی چیشر، کلینگ کمپنی ڈائریکٹر ساکن شرلی ڈرائیو، ہنسلو، ۵۴ سالہ پیٹرس ساکن چیسٹر روڈ، بیڈ فورڈ لندن ۳۴ سالہ ڈاکٹر برنیٹ، جس کا نام اور پتہ شائع کرنے سے جج نے روک دیا ۴۳ سالہ ارنسٹ ورتھنگٹن پنشنر کونسل اسٹیٹ اوول ساکن جارج لینز بری ہاؤس، بارنسمدن ۱۹ سالہ پیٹرک ٹورس ۱۸ سالہ شان ٹوریگ دونوں بیروزگار ساکن ہرولڈ کلوز کلیرن شامل ہیں۔

(جنگ لندن ۱۵ نومبر ۱۹۸۸ء)

خالص اور سفید
صاف و شفاف
سکس
(چینی)
باوانی تمغہ کر ملز لمیٹڈ
کراچی
پتہ
حبیب اسکوائر ــــ ایم اے جناح روڈ [بندر روڈ] کراچی

آپ کے مسائل

ضبط و ترتیب مولانا منظور احمد الحسینی

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ

درود شریف کا مسئلہ

سائل: ——— سید مسعود احمد

س: ایک صاحب جو میرے دفتر میں ملازم ہیں۔ ایک دن ایک کتاب عزیز احمد صدیقی کی آل محمدؐ" ڈی۔ ایس میں موصوف نے سارا زور درود شریف (جو ہم نماز وغیرہ میں پڑھتے ہیں) کی مخالفت میں صرف کر دیا ہے۔ لہٰذا آپ بتائیں کہ ہم جو نماز میں درود پڑھتے ہیں وہ پڑھیں کہ نہیں؟ کیونکہ اس کتاب میں ہے کہ "التحیات" بذات خود ایک درود ہے۔

ج: التحیات میں سلام ہے اس کے بعد اللّٰھم صلِّ الخ میں درود شریف ہے۔ جس نے التحیات سکھائی ہے اس نے درود شریف بھی سکھایا ہے۔ اب اگر درود نہ پڑھا جائے تو التحیات بھی کیوں پڑھی جائے بلکہ پوری نماز کے بارے میں یہی اشکال رہے گا۔

س: "درود ابراہیمی" "درود تاج" "درود لکھی" وغیرہ کو کس نے بنایا ہے۔ آیا یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم یا اصحاب کرامؓ پڑھتے تھے؟

ج: درود ابراہیمی کی تعلیم تو خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو دی تھی۔ اور اس وقت سے آج تک مسلمان اس کو نماز میں پڑھتے آئے ہیں۔ درود تاج، درود لکھی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ سے منقول نہیں ہے۔ نہ جانے یہ کس نے بنائے ہیں

س: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام آئے تو درود و سلام پڑھا جاتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ جو سب سے بڑا ہے اس کا نام آئے تو کیا کیا جائے۔

ج: جب اللہ تعالیٰ کا پاک نام آتا ہے ہم اس کے ساتھ حمد و ثنا کے الفاظ استعمال کرتے ہیں مثلاً "تعالیٰ شانہ" "جل مجدہٗ"۔ اور یہ الفاظ اللہ تعالیٰ کے نام کے سوا کسی کے لیے بھی استعمال نہیں کیے جاتے۔ حتیٰ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے "محمد جل شانہٗ" نہیں کہتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے پاک نام کی تعظیم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک نام سے بھی زیادہ کرتے ہیں۔

س: درود کے لفظی معنی تو جڑ کاٹنے کے ہیں لیکن ہم جو درود پڑھتے ہیں یہ کس معنی میں استعمال ہوئے ہیں؟

ج: ایک لفظ کے کئی معنی ہو سکتے ہیں اور ہوتے ہیں درود کا لفظ اصل معنی کے لحاظ سے خواہ کچھ مفہوم رکھتا ہو مگر یہ لفظ رحمت اور دعا کے لیے بھی آتا ہے، اور مسلمان جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنے کا لفظ استعمال کرتے ہیں تو اسی معنی میں کرتے ہیں۔ اور ان کو اصل معنی یعنی جڑ کاٹنے سے یہ مناسبت ہے کہ جب مسلمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نہایت اخلاق و محبت سے درود و سلام بھیجتا ہے تو اس سے کفر و نفاق اور شیطانی وساوس کی جڑ کٹ جاتی ہے۔

استخارہ کی شرعی حیثیت

سائل: ——— سید ارشد محمود

س: "استخارہ" کی شرعی حیثیت کیا ہے اور اس کا طریقہ کیا ہے؟

ج: استخارہ سنت ہے اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ رات کو عشاء کے بعد دو رکعت نفل پڑھ کر دعائے استخارہ پڑھ لے، اور جس کام کے بارے میں استخارہ کرنا ہو اس کو اپنے دل میں سوچ لے کہ اگر یہ میرے حق میں بہتر ہے تو اللہ تعالیٰ مجھ کو میسر فرما دے اور اگر بہتر نہیں تو اللہ تعالیٰ اس کو ہٹا دے اور اس کی جگہ بہتر صورت پیدا فرما دیں۔

س: سونے سے پہلے کونسی دعا، یا سورۃ پڑھنی چاہیئے؟ بعض لوگ سونے سے پہلے آیت الکرسی پڑھ کر تین دفعہ زور زور سے تالی بجاتے ہیں۔ ان کا یہ کہنا ہے کہ جہاں تک تالی کی آواز جائے گی وہاں تک کوئی آفت نہیں آئے گی۔ یہ عمل کیسا ہے؟

ج: سونے سے پہلے سورۃ فاتحہ، سورۂ بقرہ کی پہلی پانچ آیتیں، آیت الکرسی، سورۂ اخلاص اور معوذتین پڑھنی چاہئیں۔ سورۂ تبارک الذی کا بھی معمول ہونا چاہیئے۔ تالی بجانے کا طریقہ مجھے معلوم نہیں

بدعنوان آفیسر

سائل: محمد قاسم راجپوت گولیار نواب شاہ

س: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ایک یا کوئی بھی بدعنوان آفیسر اپنے دو یا چار بچوں کی خاطر سینکڑوں افراد کے بچوں کو پریشان کرتا ہے۔ وہ اپنے آپ کو مسلمان بھی کہلواتا ہے مگر خدا رسول اور قرآن مجید کا خوف اس کے دل میں بالکل نہیں ہے۔ براہ مہربانی خوف خدا دل میں رکھ کر فتویٰ دیں کہ وہ آفیسر مسلمان ہے یا نہیں۔

ج: اگر یہ شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان رکھتا ہے اور شریعت کے تمام احکام کو برحق مانتا ہے تو مسلمان ہے مگر اس کے کام مسلمانوں کے نہیں بلکہ کافروں

کے ہیں، اس کو چاہیے کہ ان کاموں سے توبہ کرے۔

فنانس کارپوریشن کا قرضہ

سائل: منظور حسین شاہ۔ پیر کوہ بلوچستان

س: مہنگائی کے اس دور میں رزق حلال کمانے والے سرکاری ملازم کے لیے مکان کی تعمیر جس قدر مشکل ہے اس کا اندازہ تو متعلقہ آدمی ہی کر سکتا ہے۔ اس امر میں دریافت طلب مسئلہ یہ ہے کہ ہاؤس بلڈنگ فنانس کارپوریشن جو کہ سرمایہ کاری میں شراکت کا دعویٰ کرتی ہے سے روپیہ لے کر مکان بنانا شریعت مطہرہ میں کس ضمن میں آتا ہے۔ نظریۂ ضرورت کی روشنی میں جواز کیلئے کوئی ممکنہ دلیل؟

ج: فنانس کارپوریشن کا طریق کار شریعت کے مطابق نہیں حتی الوسع اس سے پرہیز کرنا چاہیے۔ اگر آدمی مبتلا ہو جائے تو استغفار کرے۔

بے کار ہے

بلال حسین ملا امین آباد — انگ منڈی

* بے کار ہے وہ ہتھیار جس کو استعمال نہ کیا جائے۔
* بے کار ہے وہ علم جس پر عمل نہ کیا جائے۔
* بے کار ہے وہ اچھی رائے جس کو قبول نہ کیا جائے۔

خوشخبری

حل سوالات مفتاح النجاح

شہادت العالمیہ اور دورہ حدیث شریف کا امتحان دینے والے طلباء کرام کے لیے ایک نادر علمی تحفہ، کتاب الطہارۃ سے کتاب الوصایا تک کے تقریباً ۱۴۱ مسائل کو زیر بحث لایا گیا ہے جس کے مطالعے کے بعد امتحان میں کامیابی و کامرانی یقینی ہے جو وفاق المدارس کے طلباء کے لئے انتہائی مفید ہے۔

قیمت انتہائی مناسب تالیف مولانا عبد القوی مدظلہم جلد دیدہ و زیب

فون نمبر: ۴۲۶۸۳ منظر عام پر آ چکی ہے

ملنے کا پتہ: محمد اسلم بخاری ناظم مکتبہ الخیر جامعہ خیر المدارس ملتان

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ

قمر حجازی، اوکاڑہ

سنہرے نام پر جاری رہے گا تا ابد گھر گھر
ہمارے ہادی و رہبر علی حیدرؓ، علی حیدرؓ

علیؓ ابن ابی طالب مفکر تھے، مدبر تھے
نبیؐ کے خلق کی تصویر تھے، تقویٰ کے پیکر تھے
عمر فاروقؓ کی وہ مجلس شوریٰ کے ممبر تھے
ابوبکرؓ و عمرؓ، عثمانؓ و حیدرؓ سب برادر تھے
خلیفہ تھے سبھی راشد، سبھی تھے افضل و برتر
ہمارے ہادی و رہبر علی حیدرؓ، علی حیدرؓ

بشارت جن کو جنت کی ملی، ان میں علیؓ بھی ہیں
جواں مردی کے پیکر ہیں ولاور بھی سخی بھی ہیں
رسول اللہؐ کے بھائی بھی، داماد نبیؐ بھی ہیں
قریشی بھی ہیں، وہ سید بھی ہیں اور ہاشمی بھی ہیں
شجاعت کے دکھائے تھے انہوں نے جنگ میں جوہر
ہمارے ہادی و رہبر علی حیدرؓ، علی حیدرؓ

جو سائل در پہ آتے تھے کبھی خالی نہ جاتے تھے
ضرورت مند تھے جتنے، مرادیں اپنی پاتے تھے
خدا سے وہ ڈرتے تھے اسی کا خوف کھاتے تھے
اکیلے شہر میں وہ رات کو چکر لگاتے تھے
ہو عبدود کہ مرحب وہ سبھی تھے کانپتے تھر تھر
ہمارے ہادی و رہبر علی حیدرؓ، علی حیدرؓ

انہوں نے کمسنی میں پائی ہے ایمان کی دولت،
وہی بے شک امانت کے محافظ تھے شب ہجرت
صحابیؓ تھے وہ چچا زاد بھائی ہے کیا رفعت،
معارف کا خزینہ تھے، اور تھے پُر از حکمت،
شب ہجرت وہ سوئے آپؐ کے پاکیزہ بستر پر
ہمارے ہادی و رہبر علی حیدرؓ، علی حیدرؓ

علیؓ ہر غزوہ میں پرچم اٹھانے کی اجازت بھی
نمازیں آپؐ کے پیچھے ادا کرنے کی دولت بھی
انہیں حاصل ہوئی ہے غسل دینے کی سعادت بھی
اکابر قبر میں خود آپؐ کو، پائی یہ عظمت بھی
علیؓ شیر خدا نے ہی اکھاڑا ہے در خیبر
ہمارے ہادی و رہبر علی حیدرؓ، علی حیدرؓ

لڑیں جنگیں حضور پاکؐ کی زیر قیادت بھی
علیؓ کا مرتبہ ہوگا بلند روز قیامت بھی
روایت ہے کہ کعبہ میں ہوئی ان کی ولادت بھی
نصیب اُن کو ہوئی محراب مسجد میں شہادت بھی
نمازیں کیں امامت میں ادا صدیقؓ کے اکثر
ہمارے ہادی و رہبر علی حیدرؓ، علی حیدرؓ

خطابت ختم ہے اس پر کہ وہ گنج معانی تھا
وہی حیدر شجاعت میں نہ کوئی جس کا ثانی تھا
وہی شیر خدا دشمن بھی جس کا بھرتا پانی تھا
ہاں جس کے نعرۂ تکبیر سے وہ پانی پانی تھا
لگائیں دوستو ہم بھی نعرہ سب کے سب مل کر
ہمارے ہادی و رہبر علی حیدرؓ، علی حیدرؓ

چلیں نقش قدم پر اُن کے دل سے ہے دعا اپنی
بڑا احسان ہو گر وہ بنا لیں خاک پا اپنی
چھپا لیں اپنے دامن میں ہے اتنی التجا اپنی
تمنا ہے کریں نظر کرم ہم پر ذرا اپنی
غلاموں میں قمر سب سے زیادہ باوفا قنبر
ہمارے ہادی و رہبر علی حیدرؓ، علی حیدرؓ

خلیفہ اوّل سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

از: قمر حجازی، اوکاڑہ

صحابہؓ میں ہے جنکی شان برتر
وہ ہم رازِ نبیؐ — صدیق اکبرؓ

قبولِ دین کی پائی سعادت!
جنھوں نے سب سے پہلے دی شہادت
ہے سر پر اوّلیں تاجِ خلافت
پیمبرؐ نے جنھیں دی ہے امامت
وفاداری ہے جن کی حرفِ آخر
وہ ہم رازِ نبیؐ — صدیق اکبرؓ

نبیؐ جن کی رفاقت پر ہے نازاں
ہمارے والدین اُن پر ہیں قرباں
"وہ دو میں ایک تھے" کہتا ہے قرآں
تھے جن کی گود میں وہ [illegible]
ہے جن کے ساتھ خود وہ ذاتِ اکبر تعالیٰ
وہ ہم رازِ نبیؐ — صدیق اکبرؓ

نبیؐ اک روز آئے اُن کے گھر پہ
کہا ہجرت کریں گے دونوں مل کر
کہی صدیقؓ نے لبیک اس پر
چلے پھر ثور کی جانب وہ سرور
ہیں جن کی نیکیاں تاروں سے بڑھ کر
وہ ہم رازِ نبیؐ — صدیق اکبرؓ

سرِ پا سانپ نے جب کاٹ کھایا
نہ کی جنبش، نہ حضرتؐ کو جگایا
کھلی جو آنکھ تو یہ بھید پایا
لعابِ اطہری یہ حضرتؐ نے لگایا

"نہ گھبراؤ" کہے جن کو پیمبرؐ
وہ ہم رازِ نبیؐ — صدیق اکبرؓ

ہے بیٹی اور بیٹا بھی صحابیؓ
نواسا اور پوتا بھی صحابیؓ
ہے اماں اور ابا بھی صحابیؓ
ہوا سارا گھرانہ ہی صحابیؓ
زہے دختر کہ ہے زوجِ پیمبرؐ
وہ ہم رازِ نبیؐ — صدیق اکبرؓ

اُسامہؓ کا کیا لشکر روانہ
ہوا ثابت جو حق کا تازیانہ
شہادت دے رہا ہے یوں زمانہ
نظامِ سلطنت تھا عادلانہ
ہر اک ادنیٰ و اعلیٰ تھا برابر!
وہ ہم رازِ نبیؐ — صدیق اکبرؓ

ہر اک چھوٹا بڑا افسر نمازی
مثالی عدل میں تھے ان کے قاضی
بنا جو بیعتِ رضواں کا غازی
کہے قرآں "خدا اُن سے ہے راضی"
کہے "صدیق" جن کو خود پیمبرؐ
وہ ہم رازِ نبیؐ — صدیق اکبرؓ

"شجاع الناس" کہتے ہیں علیؓ بھی
رفیقِ خاص عثمانِ غنیؓ بھی
عزیزِ مصطفیٰؐ، یارِ نبیؐ بھی
نہ دامن اُنؓ کا چھوڑیں ہم کبھی بھی

سرِ میداں لگاؤ نعرہ مل کر
وہ ہم رازِ نبیؐ — صدیق اکبرؓ

ہمیشہ ساتھ اُن کے جو رہے ہیں
بہ باطن اک بظاہر دو رہے ہیں
وہ پہلو میں نبیؐ کے سو رہے ہیں
ابد تک آپؐ ہی کے ہو رہے ہیں
فرشتے روز آئیں جن کے در پر
وہ ہم رازِ نبیؐ — صدیق اکبرؓ

عمرؓ کی جو طبیعت ہے جلالی
تو ہے صدیقؓ کی طاقت جمالی
صحابہؓ میں ہے اُن کی شان عالی
ہے دورِ سلطنت اُن کا مثالی
خلافت میں ہے جن کا پہلا نمبر
وہ ہم رازِ نبیؐ — صدیق اکبرؓ

صحابہؓ سب تھے آپس میں برابر!
شرافت کے تھے چلتے پھرتے پیکر
"ابوبکرؓ و عمرؓ، عثمانؓ و حیدرؓ"
"چراغِ مسجد و محراب و منبر"
تھے خلقِ مصطفیٰؐ کے اصلی مظہر
وہ ہم رازِ نبیؐ — صدیق اکبرؓ

یقیں صدیقؓ پر جس کا نہیں ہے
علاج اُس کا عذابِ آتشیں ہے
جو روضہ میں محمدؐ کے مکیں ہے
قمرؔ اُنؓ سے محبت جزوِ دیں ہے

ترانے اُنؓ کے ہم گائیں گے گھر گھر
وہ ہم رازِ نبیؐ — صدیق اکبرؓ

- جس کے پاس دولت زیادہ ہو اس کے دشمن زیادہ ہوتے ہیں۔
- جس کے پاس علم زیادہ ہو اس کے دوست زیادہ ہیں۔
- ہر انسان کی قسمت ایک جیسی نہیں ہوتی۔

میں پاکستان سے کیوں بھاگا؟

قادیانیوں کے بھگوڑے پیشوا مرزا طاہر کے انکشافات

پیشکش: محمد حنیف ندیم ۔

"ان کے (مسلمانان پاکستان کے) ارادے ایسے ہیں کہ ان کو سوچ کر بھی ایک انسان جس کا دنیا میں کوئی سہارا نہ ہو اس کی زندگی خراب ہو سکتی ہے۔ اس کے تصور سے بھی انسان کا وجود لرزنے لگتا ہے۔"

"اس دور میں یعنی ۱۹۸۴ء کی جو شرارت ہے اس میں مکمل سکیم کے تابع پاکستان میں جماعت احمدیہ کو ملیامیٹ کرنے ارادہ تھا۔ اور جماعت احمدیہ کی ہر اس انسٹی ٹیوشن پہ ہر اس تنظیم پہ ہاتھ ڈالنے کا ارادہ جس کو مرکزی حیثیت حاصل ہے چنانچہ انہوں نے سب سے پہلے ایسے قانون بنائے جن کے نتیجہ میں خلیفۂ وقت پاکستان میں رہتے ہوئے خلافت کا کوئی بھی فریضہ سرانجام نہیں دے سکتا......... خلیفۂ وقت اگر پاکستان میں السلام علیکم بھی کہے تو حکومت کے پاس یہ ذریعہ موجود ہے اور وہ قانون موجود ہے جس کو بروئے کار لا کر وہ اسے پکڑ کر تین سال کے لئے جماعت سے الگ کر سکتے ہیں اور یہی نیت تھی اور ابھی بھی ہے ——— چنانچہ میرے آنے سے پہلے دو تین دن کے اندر جو واقعات ہوئے ہیں ان کا ہمیں اس وقت علم نہیں تھا کیونکہ یہ خلافت کے قلع قمع کی ایک بھیانک سازش تھی جس کی اہل کڑی یہ سوچا گئی تھی کہ خلیفۂ وقت کو اگر اپنے آپ کو کسی طرح بھی مسلمان ظاہر کرے تو فوری طور پر قید کر کے تین سال کے لئے جماعت سے الگ کیا جائے........... آرڈیننس یہ تھے کہ اگر یہ خطبہ دے (آرڈیننس کے دوسرے دن جمعہ تھا) تو خطبہ چونکہ ایک اسلامی کام ہے اور صرف اسی بہانہ پر اس کو پکڑا جا سکتا ہے کہ تم خطبہ دے کر مسلمان بنتے ہو۔ تشہد پڑھا ہے اس کے نتیجہ میں پکڑا جا سکتا ہے۔ اگر خطبہ دے تو پکڑو اور اگر خطبہ نہ دے تو پھر کوئی بہانہ تلاش کرو۔ اگر ربوہ کی کسی مسجد میں اذان ہو جائے یا اور کوئی بہانہ مل جائے تو تب بھی اس کو پکڑ لو اور آخری آرڈر یہ تھا کہ اگر کوئی بہانہ نہ بھی ملے تو بہانہ تراشو اور پکڑو۔"

" یہ ایک خطرناک سازش تھی اور پھر اس کی اگلی کڑیاں تھیں۔ جن لوگوں کو جھوٹ کی عادت ہو اور ظلم اور سفاکی کی عادت ہو مرزا طاہر سے

اتنی نہ بڑھا پاکئ داماں کی حکایت
دامن کو ذرا دیکھ، ذرا بند قبا دیکھ۔
(ندیم)

افترا پردازی کی عادت ہو وہ کوئی بھی الزام لگا کر کوئی بھی جھوٹ گھڑ کے پھر خلیفہ کی زندگی پر بھی حملہ کر سکتے ہیں۔ (یعنی قتل کر سکتے ہیں) اور اس صورت میں جماعت کا اکھڑ کھڑے ہونا اور اپنے قویٰ سے قابو کھو دینا، جذبات سے قابو کھو دینا اور دماغی کیفیات سے بھی نظم و ضبط کے کنٹرول کھو دینا ایک طبعی بات تھی۔ ناممکن تھا کہ جماعت ایسی حالت میں کہ ان کو پتہ ہے کہ ——————— خلیفۂ وقت کلیتہً ایک معصوم انسان ہے۔ ان باتوں میں ہماری جماعت پڑی نہ پڑ سکتی ہے اس پر جھوٹا الزام لگا کر ایک بدکردار انسان اسے موت کے گھاٹ اتار دے، ناممکن تھا کہ جماعت اسے برداشت کر سکتی۔"

" میرے دل میں بڑے زور سے یہ تحریک ڈالی کہ جس قدر جلد ہو اس ملک سے تمہارا نکلنا نظام خلافت کی حفاظت کے لئے ضروری ہے۔" (خلاصہ بیان مرزا طاہر ۲۸ $\frac{۱۲}{۸۴}$ بمقام پیرس فرانس)

ہم نے مرزا طاہر کا یہ بیان قادیانی جماعت کے مبلغ ہادی علی چوہدری کی کتاب "حصار امن و ایمان و یقین" سے لیا ہے اور اس کتاب کو مرزا طاہر کی خوشنودی حاصل ہے چنانچہ مرتب خود لکھتا ہے:-

اگر قادیانیوں کا خلیفہ اتنی غیر معمولی قوت کا حامل ہوتا ہے تو وہ بھاگ کر کیوں گیا؟

" اس عاجز کو اس اہم اور بنیادی عنوان پر کچھ مواد جمع کرنے کی توفیق ملی ہے جس کو سیدی و مطاعی حضرت خلیفۃ المسیح الرابع .... کی خوشنودی شامل ہے۔" (صفحہ ۔ صفحہ)

حصار اس دیوار کو کہا جاتا ہے جو چاروں طرف حفاظت کے لئے کھینچی جائے۔ گویا قادیانی خلافت ایک حفاظتی دیوار ہے جو قادیانیوں کی حفاظت کر رہی ہے۔ مصنف کے نزدیک

"مسند خلافت پر متمکن وجود ناقابل تسخیر ہوتا ہے"۔ (ص ۵)

اس کے بعد مصنف قادیانی خلافت کو قلعہ اور امن کا نشان قرار دیتے ہوئے لکھتا ہے:-

"پس خلافت وہ قلعہ ہے جس کی فصیلیں خوف کی دسترس سے بلند تر ہیں وہ خوف خواہ منافقت کا ہو یا عداوت کا۔ جنگ کا ہو یا سیاست کا، کسی گروہ کی طرف سے ہو یا بادشاہت کی طرف سے، ہر حال میں خلافت امن کا نشان ہے"۔ (ص ۱۴)

بعد ازاں خلافت کو حصار قرار دیتے ہوئے لکھتا ہے:-

"خلافت ایک حصار ہے جو طاغوتی حملوں اور دشمنوں کے شیطانی ارادوں سے جماعت کو محفوظ و مصئون رکھتا ہے"۔ (ص ۲۵)

مزید لکھتا ہے:-

"منصب خلافت جامع جملہ برکات الٰہیہ ہے جو خلافت سے وابستہ ہو جاتا ہے۔ ملائکۃ اللہ کی حفاظت میں آ جاتا ہے۔ وہ سوتا ہے تو فرشتے اس کے لئے جاگتے رہتے ہیں۔ وہ دشمن سے بے خبر ہوتا ہے۔ تو فرشتے اس کے لئے دفاع کر رہے ہوتے ہیں"۔ (ص ۲۷)

جو خلیفہ ہوتا ہے اس کی دعائیں حتمی طور پر قبول ہوتی ہیں۔ چنانچہ مصنف کتاب مرزا محمود کی منصب خلافت ص ۳۲ نامی کتاب کے حوالے سے یہ عبارت نقل کرتا ہے:-

"اللہ تعالیٰ جب کسی کو منصب خلافت پر سرفراز فرماتا ہے تو اس کی دعاؤں کی مقبولیت بڑھا دیتا ہے۔ کیونکہ اگر اس کی دعائیں قبول نہ ہوں تو پھر اس کے اپنے انتخاب کی ہتک ہوتی ہے"۔ (۳۴)

مرزا طاہر کے بیان پر ایک نظر

آیئے سب سے پہلے مرزا طاہر کے بیان یا دوسرے لفظوں میں بھاگنے کی وجوہات پر نظر ڈالتے ہیں۔ مرزا طاہر کے بیان کے اہم نکات یہ ہیں۔

(۱)۔ انہوں نے ایسے قانون بنائے کہ وہ اپنا فریضہ انجام نہیں دے سکتے تھے

(۲)۔ السلام علیکم کہنے، تشہد پڑھنے، خطبہ دینے پر انہیں گرفتار کیا جا سکتا تھا۔

(۳)۔ تین سال تک انہیں قید میں رکھ سکتے تھے۔

۴ بہانہ نہیں ہوتا تو گرفتاری کے لئے بہانہ تراش سکتے تھے۔

(۵)۔ جھوٹا الزام لگا کر کسی "بدکردار انسان" سے قتل بھی کرا سکتے تھے۔

مرزا طاہر کے ان انکشافات سے ظاہر ہوتا ہے کہ مرزا طاہر مندرجہ بالا وجوہات یا خطرات کی وجہ سے ملک سے بھاگنے پر مجبور ہوا۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ مذکورہ کتاب "درحصار امن" میں

قید، قتل اور گرفتاری کا خطرہ سر پر منڈلا رہا تھا

قادیانی مصنف نے "خلیفہ" کی جو صفات بیان کی ہیں ان کے مطابق "خلیفہ"

۱ ناقابل تسخیر ہوتا ہے۔

۲ ایسا قلعہ ہے جس کی دیواریں خوف کی دسترس سے بلند تر ہیں۔

۳ وہ حصار ہے جو محفوظ و مصئون رکھتا ہے

۴ اس کی دعائیں قبول نہ ہوں تو اس کے انتخاب کی توہین ہے وغیرہ وغیرہ۔

جب قادیانیوں کا خلیفہ اتنی غیر معمولی روحانی قوت کا مالک ہوتا ہے تو وہ اپنی روحانی قوت سے پاکستان

> اللہ جب کسی کو منصب خلافت پر
> سرفراز فرماتا ہے تو اسکی دُعاؤں
> کی مقبولیت بڑھا دیتا ہے، کیونکہ
> اگر ایسا نہ ہو تو پھر اللہ کے اپنے
> انتخاب میں ہتک ہوتی ہے۔

میں دور استعمال کر سکتا تھا۔ اول تو اس کو غیر معمولی روحانی قوت کی وجہ سے گرفتار کیا ہی نہیں جا سکتا تھا۔ اگر بالفرض گرفتار کرنے والوں کی روحانی قوت مرزا طاہر کی روحانی قوت کو شکست دے ڈالتی تو جیل کی آہنی سلاخیں مرزا طاہر کی ایک پھونک سے پگھل سکتی تھیں۔ اور اس کی دیواریں ریت کے مادھو کی طرح ایک ٹھوکر سے گر سکتی تھیں۔

جیسا کہ میں نے حوالے سے لکھا کہ ہادی علی چوہدری کی کتاب کو مرزا طاہر کی خوشنودی کا تمغہ ملا ہوا ہے۔ اس لئے اس میں جو کچھ لکھا ہوا ہے وہ قادیانیوں کے لئے حجت ہے اور اس پر ایمان لانا قادیانیوں کے لئے فرض ہے۔ اب میرا

۱ مرزا طاہر سے

۲ ہادی علی چوہدری مصنف کتاب سے

۳ تمام قادیانیوں سے سوال ہے کہ:-

جب مرزا طاہر اتنی غیر معمولی روحانی قوت کا مالک تھا بلکہ (بقول قادیانیوں کے) ہے تو وہ بھاگ کر کیوں گیا اور اگر اس کا بھاگنا درست ہے تو پھر بات واضح ہے کہ اسے خلیفہ اور امام سمجھنا ہی

جب "خلیفہ" ایک قلعہ، ایک حصار، ناقابلِ تسخیر ہے اور اس کی دعائیں قبول ہوتی ہیں تو بھاگنے کی ضرورت کیوں پیش آئی ......؟

قادیانیوں سے سوال

غلط ہے کیونکہ اس نے بھاگ کر اپنے کردار سے ثابت کر دیا کہ اس میں روحانی قوت سرے سے ہے ہی نہیں۔

جہاں تک ہمارا یعنی اہل اسلام کا تعلق ہے تو وہ مرزا قادیانی ہو، حکیم نور دین بھیروی ہو مرزا محمود ہو، ناصر ہو یا مرزا طاہر، ان سب کو ملعون، مردود، کافر، مرتد اور زندیق سمجھتے ہیں جبکہ ایسے لوگوں میں روحانیت تو کیا انسانیت بھی نہیں ہوتی۔ البتہ قادیانی حضرات کو یہ بات ضرور سوچنی چاہیئے کہ آخر نا سمجھی اور جہالت کی وجہ سے وہ قادیان کی اس رائل فیملی کے ہاتھوں میں کب تک کھلونا بنے رہیں گے۔

ربوہ میں منفی سوچ والے دانشور، مرزا طاہر کی پریشانی

سوشل بائیکاٹ کی تلقین

۲ دانشوروں کی قادیانیت سے علیحدگی

(محمد حنیف ندیم)

ربوہ میں افراتفری اور کھلبلی مچی ہوئی ہے وہاں منفی سوچ والے دانشوروں کا طبقہ اٹھ کھڑا ہوا جو اُلٹے فیملی اور اس کے کارندوں کی شاہ خرچیوں اور عیاشیوں پر تنقید کرتا ہے۔ مرزا طاہر اس صورت حال سے لندن میں بیٹھا کڑھ رہا ہے اور نصیحت کر رہا ہے کہ جماعت والے ایسے دانشوروں کے پاس نہ جایا کریں، اور نہ ان کے پاس بیٹھا کریں گویا صاف لفظوں میں ان کا سوشل بائیکاٹ کریں۔ مرزا طاہر کے بیان سے دو اقتباس ملاحظہ ہوں۔

"جماعت کو میں نے نصیحت کی تھی کہ ہم میں جو دانشوروں کا طبقہ منفی سوچ والا پیدا ہو رہا ہے، ان کو اپنی فکر کرنی چاہیئے۔ اگر انہوں نے فکر نہ کی تو ان کی اولادوں کی بھی کوئی ضمانت نہیں۔"

"ایسے دانشور جو اس حد تک پہنچ جاتے ہیں کہ اڈوں کے سردار بن جاتے ہیں وہ چونکہ جذام پھیلانے لگتے ہیں، اسلئے میں نوجوان نسلوں کو آج نصیحت کرتا ہوں کہ پھر ان لوگوں کے پاس نہ جایا کریں، ان کے پاس نہ بیٹھا کریں۔"

(الفضل ربوہ ۲۸ نومبر ۱۹۸۸ء صہ ۵ ۔ صہ ۶)

اس کی تصدیق الفضل ۲۱ جنوری ۱۹۸۹ء میں شائع ہونے والی اس اطلاع عام سے بھی ہوتی ہے جس میں ناظر امور عامہ ربوہ نے اعلان کیا ہے کہ ربوہ ۲ افراد نے جن میں ایک محلہ دار الفضل کا اور دوسرا فیکٹری ایریا کا رہائشی ہے جماعت سے علیحدگی اختیار کرلی ہے (ہم ان دونوں کے نام حذف کر رہے ہیں۔ الفضل کے مذکورہ شمارہ میں ان کے نام دیکھے جاسکتے ہیں۔)

نوٹ: مرزا طاہر کا ربوہ کی اندرونی کیفیات پر تفصیلی بیان آئندہ شمارہ میں دیکھئے۔

سیدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ

تمر حجازی، اوکاڑہ

مزا ایمان میری جان ہیں وہ
ہیں تصویرِ حیا عثمانؓ ہیں وہ
مقام اک اپنا اپنا ہے سبھی کا
ولیکن جامع القرآن ہیں وہ
ہوئے رخصت تلاوت کرتے کرتے
شہیدوں میں بڑے ذی شان ہیں وہ
ہوئی رضواں کی بیعت اُن کی خاطر
ہوئے جن کے لیئے پیمان ہیں وہ
لقب پایا ہے ذوالنورین کس نے
کھول کر علی الاعلان ہیں وہ
اُنھیں ہی زیب دیتی ہے خلافت
یقیناً بندۂ رحمان ہیں وہ
انھیں دیکھیں تو سب غم بھول جائیں
ہمارے درد کا درمان ہیں وہ
نہ ہو کیوں جان سے پیارے ہمیں وہ
ہیں دامادِ نبیؐ، عثمانؓ ہیں وہ
یہاں جنت بقیع ہے ان کا مدفن
تمر فردوس ہے قربان ہیں وہ

فلاحی اداروں کی آڑ میں

اسلام دشمن سرگرم کیوں؟

اورنگی پائلٹ پروجیکٹ کے سربراہ کی دریدہ دہنی اور قوم دشمنی کا محاسبہ کیا جائے۔

تبصرہ: سعید الرحمٰن ثاقب، ترمن۔

● "یہ کہنا کہ اسلام کی تعلیم فتوحات کی نہیں تو پھر آخر اسلام کا پیغام ہے کیا! کیونکہ اس درخت سے یہ پھل پیدا ہوا ہے! اگر اسلام یہ نہیں کہتا تو کیا وہ سب لوگ اسلام کے خلاف عمل کر رہے تھے! یعنی عمر، ابوبکر، معاویہ اور خالد بن ولید۔ یہ سب آخر کیا کر رہے تھے، کیا عرب کے بدو، جنگل مردار کھانے والے اس لئے اکٹھے ہو گئے تھے کہ نمازیں پڑھیں گے، روزے رکھیں گے یا اس لئے جمع ہو گئے تھے کہ ـــ وعدکم اللہ مغانم کثیرۃ تاخذونہا (ترجمہ: اللہ وعدہ کرتا ہے تم سے کہ بے تحاشا غنائم تمہیں ملیں گے)۔ اگر نماز اور روزہ اسلام ہوتا تو وہ گھر پر بیٹھ کر نماز روزہ کرتے، ایران کی عورتیں لوٹنے کی کیا ضرورت تھی"۔

یہ نازیبا جملے کراچی کے اورنگی پائلٹ پروجیکٹ" کے سربراہ اختر حمید خان نے دہلی کے ایک روزنامہ کو انٹرویو کے دوران کہے"۔ اپنے اس طویل انٹرویو میں اختر حمید نے نہ صرف ملک کی داخلہ و خارجہ پالیسی اور نظریہ پاکستان کے خلاف ہندو منشاء کے مطابق اپنی رائے زنی کی بلکہ اسلام اور آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان کے منافی اپنے گستاخانہ جملوں کو بار بار دہرایا کبھی رحمت اللعالمین کو جنگجو اور خونی کہا اور کبھی قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کے احکام کا مذاق اڑایا۔ ہم نہایت کراہت کے ساتھ اختر حمید کی گفتگو کے چند اقتباسات نقل کر رہے ہیں۔

● "آپ مسلمانوں کی کسی بھی مذہبی کتاب کو پڑھیے کیسے کیسے ہندوؤں پر حملے ہوئے کیسے ان کے مذہب کی تذلیل کی گئی ۔۔ مشرک، کافر، بت پرست آپ تو چودہ سو سال سے ان پر حملے کر رہے ہیں۔ ...... ہم تو چودہ سو سال سے یہ کر رہے ہیں ان کی صورتحال یہ تھی۔ ایک تو وہ بیچارے ختم ہو گئے، اور دوسرے ان کے مذہب کا پیغام ہمارے مذہب سے بہت گہرا ہے۔ اس معنی میں کہ وہ یہ کہتے ہیں کہ دنیاوی طاقت اور اقتدار کی کوئی اہمیت نہیں ہے کیونکہ ایک اچھا اور پاک انسان اقتدار کے بغیر بھی سکون سے رہ سکتا ہے۔ گوتم بدھ نے کبھی کوشش نہیں کی کہ وہ شہنشاہ بن جائے حالانکہ دونوں شہنشاہ ان کے شاگرد تھے لیکن حضرت محمدؐ، جب تک پورے عرب کی حکومت ان کے ہاتھ میں نہیں آ گئی۔ چین سے نہیں بیٹھے"

● "میرا نظریہ ہے کہ مسلمانوں کا زوال، شروع ہو گیا ہے۔ کیونکہ انہوں نے جتنی بھی خصوصیات پکڑ رکھی ہیں وہ سب خطرناک ہیں اور ان کو خودکشی کی طرف لے جا رہی ہیں۔ مثلاً مسلمانوں نے اقلیت سے رہنا سیکھا ہی نہیں۔ کیونکہ ان کی تو ہمیشہ حاکم اور فاتح کی روایت ہے (اختر حمید نے یہاں پر ایک آیت پڑھی اور اس کا ترجمہ یوں کیا) "اے گدھو! یہ سمجھو کہ بیسیوں اقلیتیں ہیں جو Majority (اکثریت) پر غالب آگئیں"۔ اللہ کا حکم یعنی Domination سب کو فتح کر لو یہی ہندوستان میں کیا۔ یہی وسط ایشیا میں کیا نکل پڑے اور سب کو ختم کر دیا۔ .... ہمارا مذہب اور ہماری تاریخ ہمیں کچھ نہیں بتاتی وہ یہ بتاتے ہیں کہ لڑو اور غالب آجاؤ .... درحقیقت اسلام کا پیغام یہ ہے لیکن اس پر عمل کیجئے تو خودکشی ہے"۔

● "Comparative Study" مسلمانوں میں تو ہے نہیں۔ ان کی جو بہترین کتابیں ہیں "Comparative Study" کے معاملے میں بے کار ہیں۔ یعنی امیر علی اور شبلی انہوں نے تو لوگوں کو ... گمراہ کیا ہے ..... جتنے بڑے بڑے مذہب ہیں ان کی یہ تعلیم نہیں ہے یہ یہودیوں کی روایت ہے، مسلمانوں کی روایت ہے ... بدھ مت کی روایت نہیں کہ فتوحات کرو اور اپنی حکومت قائم کرو۔ ان کے یہاں حکومت قائم کرنے کا ذکر ہی نہیں وہ تو اپنی سوچ سے ہٹے ہیں یعنی کہ مت مارو۔ کوئی مارے بھی تو مت مارو۔ یہ روایت ختم ہو گئی بلکہ اب تو یہ ہے کہ اگر کوئی تمہیں ایک چانٹا مارے تو تم اسے دو چانٹے مارو۔ یہودیوں کی تعلیم یہ ہے، اسلام کی بھی یہ تعلیم ہے"

باقی تمام باتوں کی تلخیص کے طور پر اتنا عرض کرتے ہیں کہ اختر حمید نے نماز، روزہ، جہاد، ہجرت، اسلامی حدود اور اسلام کے دیگر شعائر پر انتہائی سوقیانہ انداز میں تنقید کی اسلامی احکام کو فرسودہ اور پرانی روایات سے تشبیہہ دی۔ ملت کے ہیروں اور مجاہدین اسلام کو ہلاکو اور چنگیز خان ٹھہرایا۔ پاکستان کی دینی جماعتوں کا استیصال کیا۔ دو قومی نظریہ کو ناکام قرار دیا۔ اور قیام پاکستان کے لئے مسلمانوں کو کوسا۔

اختر حمید ان گندے نظریات پر اتنا ضرور غور کریں گے کہ رہبر عرب و عجم، اشرف الانبیا عالم اسلام کے نجات دہندہ، امن کے پیامبر جس نے ایک مخصوص طبقہ کے جذبات کی قدر کی ایک ایسے دین کے داعی جس پر سب سے پہلے غریب اور ناتواں ایمان لائے، جس نے عورت کو ذلت کی عمیق گہرائیوں سے نکال کر عزت و احترام کا مرتبہ بلند عطا کر دیا۔ جس نے رنگ و نسل اور ذات پات کے فرق کو مٹا کر انسان کی برتری اور بڑائی کے لئے پرہیزگاری کا معیار قائم کیا۔ جس نے ایثار و قربانی اور مساوات کا نظام دیا۔ وہ رحمت اللعالمین کہ جس کی عدالت و تقویٰ پر تاریخ کی سب سے بڑی سچائی گواہ ہے۔ اختر حمید ایک ایسے مفکر اعظم کو اگر ایک کامل انسان نہیں سمجھتے ______ تو پھر وہ خود کو مسلمان کیوں ظاہر کرتے ہیں؟

اگر وہ اسلام کو بڑا مذہب نہیں سمجھتے اور اسلامی احکام کو خود پر بوجھ سمجھتے ہیں تو پھر اسلام کا دم کیوں بھرتے ہیں۔؟ مسلمانیت کا لبادہ کیوں اوڑھے ہوئے ہیں۔؟ ______ اعلانیہ طور پر بھی وہی مذہب اختیار کر لیں جسے بڑا سمجھتے ہیں۔ یہ دراصل لارڈ میکالے کے اس نظام تعلیم کا اثر ہے۔ کہ جس کی تعلیم سے مغرب زدگی کا گھن لگ جانے پر جس طرح وہ سلمان رشدی" میں اپنے تشخص پر کھڑے ہو رہنے کی جرأت نہیں رہتی اور وہ " دی شاتنک ورس" لکھ کر اپنے ہی دین کو اپنے قلم سے نشانہ بناتا ہے۔ اسی طرح اختر حمید بھی احساس کمتری میں بری طرح مبتلا ہو کر اپنے ہی دین پر اپنی زبان دراز کرتا ہے۔

اس ملک کی بدقسمتی یہ ہے کہ تینتالیسویں سال کو چھو لینے کے باوجود ابھی تک یہ اپنے مقصد قیام میں سنجیدہ نہیں ہو سکا حالانکہ یہ وہ عمر ہوتی ہے۔ کہ جس میں انسان بالآخر اپنے عقل و شعور میں پختہ اور ظاہری و باطنی طور پر سنجیدہ ہو جاتا ہے۔ اور یہ تو کتنے دکھ کی بات ہے کہ مستقبل کے اس اسلامی گلشن میں گندے کیڑے بھی جنم لے چکے ہیں۔ بلکہ ملکی وسائل پر پل رہے ہیں۔ حالانکہ ایک نظریاتی مملکت کے لئے اس کا نظریہ اس مملکت کی روح اور جان کی حیثیت رکھتا ہے۔

ایک نظریاتی مملکت کیلئے اس کا نظریہ اس ملک کی روح اور جان کی حیثیت رکھتا ہے۔

دنیا کے دیگر ایسے ممالک میں اس کے بنیادی نظریہ کے خلاف کسی نظریہ کے پرچار کی کبھی کسی کو اجازت نہیں ہوتی۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ یہاں وطن پاکستان کی نظریاتی اور جغرافیائی سرحدوں کے غداروں کو کچھ نہیں کہا جاتا۔ پاکستان توڑ دو۔ اور علیحدگی کی تحریکیں منظم ہوتی ہیں۔ کبھی گلگت میں "آغا خان فاؤنڈیشن" اور کبھی کراچی میں "ڈویلپمنٹ

پس ماندہ علاقوں میں بہبودی ناموں والے اداروں کے کرتا دھرتا آخر روس اور بھارت سے تعلقات کیسے اور کیوں استوار رکھتے ہیں؟

پروجیکٹ" کے نام سے نظریہ پاکستان سے کھیلا جاتا ہے۔ اور مسلمانوں کے دین و عقائد کا استیصال کیا جاتا ہے۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ عام اور پس ماندہ علاقوں میں فلاح و بہبود کے بڑے بڑے ناموں والے اداروں کے کرتا دھرتا آخر روس اور بھارت سے اپنے تعلقات کیسے، اور کیوں استوار رکھتے ہیں؟ اور ایسی نام نہاد تنظیموں کو اسلام دشمن سرگرمیوں کی کھلی چھٹی کیوں دی جاتی ہے۔ اختر حمید کے انٹرویو کا مکمل متن بعض اخبارات و رسائل میں شائع ہو چکا ہے۔ اور "موتمر عالم اسلامی" نے بارہا حکام بالا کو اس جانب مبذول کرایا ہے۔ لیکن حکومت کی جانب سے اس سمت ابھی کوئی پیش رفت نہیں ہوئی۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اختر حمید اس سے قبل ۱۹۷۳ء میں "اکیڈمی برائے دیہی ترقی پشاور" سے منسلک ہو کر اسلام اور پاکستان دشمن سرگرمیوں میں مصروف رہے تھے۔ اسی لئے ایک مسلمان ڈاکٹر افتخار خلجی کی رپورٹ پر جب ان کے خلاف تحقیقات ہونے لگی تو افغانستان کے راستے امریکہ فرار ہو گئے اور پھر ۱۹۸۰ء میں پاکستان واپس آ کر کراچی کے ایک حساس علاقہ کو منتخب کیا اور دوبارہ

باقی صفحہ ۲۰ پر

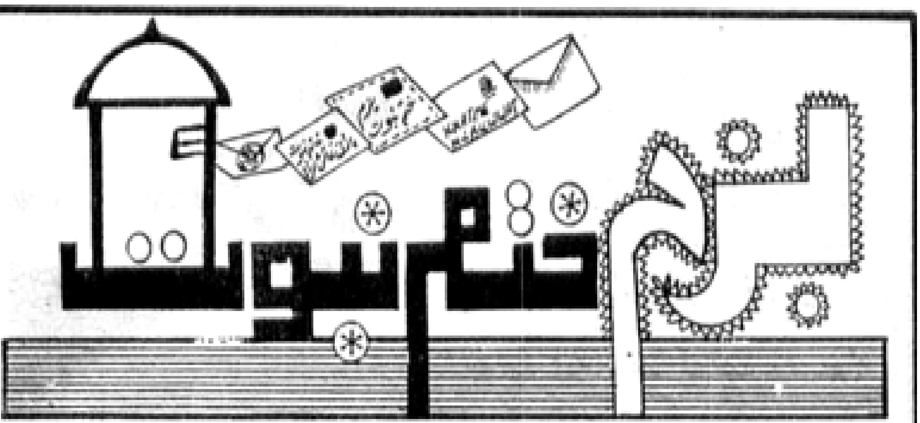

ایک مباہلہ نہیں بلکہ کئی مباہلے

سید منیر حسین شاہ دوالمیال چکوال

ایک آٹھ ورقہ پمفلٹ جو ربوہ پریس میں چھپا ہے جسے قادیانی جماعت کے پیشوا نے چھپوا کر گھر گھر پہنچایا ہے اور اپنے تمام عقائد کو پس پشت ڈال کر ان سے بری الذمہ ہونے کا اعلان کیا ہے۔ چیلنج نمبر ۲۰ میں مرزا غلام احمد قادیانی کو پاک صاف اور اہلسنت کی طرح کا صاف عقیدہ رکھنے والا انسان قرار دیا ہے۔ اگر ایسی صورت ہے تو ملک میں انتشار کیوں؟ مسلم ممالک اور غیر مسلم ممالک میں قادیانیوں کو غیر مسلم کیوں تسلیم کیا گیا؟ آج علماء وقت پر بہتان کیوں؟

مباہلے تو اس وقت سے شروع ہیں جب سے مرزا قادیانی نے نبوت کا اعلان کیا۔ اس وقت سے ہر موقع پر مرزا قادیانی کو شکست فاش ہوئی۔

کس کس مباہلے کا ذکر کیا جائے۔

- محمدی بیگم کے نکاح کا معاملہ۔
- مولوی ثناء اللہ امرتسری کا مباہلہ۔
- پیر مہر علی شاہ کا مباہلہ۔

ان کے علاوہ بہت سے مباہلے جو ملکی طور پر ہوتے ان سب میں مرزا کو شکست ہوئی۔ تفصیل پریس اور کتابوں میں ریکارڈ موجود ہے۔

(ا) ——— موضع دوالمیال تحصیل چکوال میں بھی پہلا مباہلہ فقیر مرزا خان دوالمیالوی اور مرزا قادیانی میں ہوا۔ جس میں بذات خود مرزا غلام قادیانی نے تحریر کیا تھا کہ میرے مد مقابل مرزا خان دوالمیالوی کی نسل نیست و نابود ہو گی حالانکہ اہل دیہ کے تمام مکینوں کو علم ہے کہ فقیر مرزا خان کی نسل خدا کے فضل و کرم سے پھل پھول کر آج بھی مرزا قادیانی کا منہ چڑا رہی ہے۔

(ب) ——— مولوی ثناء اللہ کے مباہلے میں مرزا نے دعا کی کہ اگر میں جھوٹا ہوں تو مولوی ثناء اللہ کی زندگی میں ہیضہ کی بیماری سے مر جاؤں۔ اگر مخالف جھوٹا ہے تو وہ بھی اسی بیماری سے مرے۔

نتیجہ دنیا نے دیکھا مرزا کی موت ہیضے سے لاہور برانڈرتھ روڈ پر ہوئی جس کا چشم دید گواہ عبدالرزاق ہیڈ کانسٹیبل دوالمیال جو وہاں ڈیوٹی پر تھا سید لال شاہ صاحب میں آکر سب کے سامنے جمعہ کے دن اس موت کی تصدیق کی۔

(ج) ——— گاؤں دوالمیال میں مولوی کرم داد جو قادیانی جماعت کا امام تھا۔ سید لال شاہ صاحب جو اہلسنت کے امام تھے۔ مباہلہ ہوا۔ جس میں مولوی کرم داد بہت پہلے دنیا سے کوچ کر گئے اور سید لال شاہ صاحب زندہ رہے۔

(د) ——— آج ملک بھر میں مباہلے کے اعلان کے مطابق فقیر لال شاہ کے پوتے نے بھی مباہلے کا چیلنج قبول کیا ہے جہاں اور جس مقام پر چاہیں مرزا قادیانی کے خاندان کے کسی بھی فرد سے مباہلہ کرنے کے لئے تیار ہیں۔

اخلاقی و قانونی طور پر ملک کی پر امن فضا کو مکدر کرنے کا سہرا مرزا طاہر کے سر پر ہے جنہوں نے مباہلے کا کھلا چیلنج دے کر دنیا کے مسلمانوں کو للکارا ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام دفتر مرکزیہ ملتان میں

سالانہ — ردِ قادیانیت کورس — نمبر ۳

مورخہ ۱۵ تا ۳۰ شعبان المعظم ۱۴۰۹ھ

- عالمی مجلس کے دار المبلغین میں ہر سال انہی تاریخوں میں سالانہ رد قادیانیت کورس ہوتا ہے جس میں ختم نبوت، حیات عیسیٰ علیہ السلام، کذب مرزا قادیانی، اس محاذ پر ہماری ذمہ داریاں اور ان کے تقاضے مرزائیوں کے سوالات کے جوابات جیسے اہم مضامین پر محاذ ختم نبوت کے قائدین، سکالرز، علماء کرام اور مقررین حضرات لیکچر دیتے ہیں۔
- اس دار المبلغین سے آج تک ہزارہا افراد نے فیض حاصل کیا۔
- اس دار المبلغین نے قادیانیت کے احتساب کیلئے ایسا آہنی شکنجہ تیار کیا جس سے پوری دنیا میں قادیانیت جبلا اٹھی۔
- اس کورس میں علماء کرام، خطیب حضرات، دینی مدارس کے فضلاء و منتہی طلباء، یونیورسٹیز، کالجز اور سکولز کے طلباء، ٹیچرز، غرضیکہ تمام خواہشمند حضرات کو ان کی لیاقت کے مطابق شریک ہونے کا موقع دیا جاتا ہے۔
- شرکاء کورس کی رہائش، خوراک دفتر کے ذمہ ہوگی۔ البتہ موسم کے مطابق بستر ہمراہ لانا ہوگا۔
- سادہ کاغذ پر درخواست مع کوائف آنی ضروری ہیں۔ متعلقہ جماعتیں خصوصی دلچسپی لے کر اس کورس کو کامیاب بنائیں۔

المعلن: عزیز الرحمٰن جالندھری ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان فون ۴۰۹۷۸

نونہالان ختم نبوت

مرتب: سہیل باوا

بچے، بچیوں اور طلبا و طالبات کا صفحہ

کون بچا سکتا ہے

حافظ حسین احمد — حیدر آباد

ایک مرتبہ ایک دشمن نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تنہا پا کر تلوار اٹھائی اور کہا بتایئے اب آپ کو مجھ سے کون بچا سکتا ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ رب العالمین۔ تلوار دشمن کے ہاتھ سے گر گئی آپ نے تلوار اٹھا کر پوچھا تم کو کون بچا سکتا ہے؟ دشمن نے عاجزی سے گڑگڑا کر کہا آپ کا کرم آپ نے اس کو معاف کر دیا۔

بشارت موسیٰ اور قرآن مجید

زاہد ایوب — ایبٹ آباد

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے واضح طور پر اپنی قوم کو آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والسلام پر ایمان لانے کی بابت فرمایا کہ "خداوند تیرا خدا تیرے لئے تیرے ہی درمیان تیرے ہی بھائیوں میں سے میری مانند ایک نبی برپا کرے گا تم اس کو سننا میں ان کے لئے انہی کے بھائیوں میں سے تیری مانند ایک نبی برپا کروں گا اور اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالوں گا اور جو کچھ میں اسے حکم دوں گا وہی ان سے کہے گا اور جو کوئی میری ان تمام باتوں کو جس کو وہ میرا نام لے کر کہے گا۔ نہ سنے گا میں ان کا ان سے حساب لوں گا۔

(بائیبل استثناب ۱۸)

قرآن کریم میں اس کا تذکرہ یوں آیا ہے۔

ترجمہ: ”کہہ دو۔ کیا تم نے اس کے انجام پر غور کیا اگر یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہو اور تم اُس کا انکار کرتے ہو حالانکہ بنی اسرائیل میں سے ایک شاہد عظیم نے اپنی مثل ایک نبی کے آنے کی گواہی دی وہ تو ایمان لے آیا مگر تم انکار کرتے ہو اللہ تعالیٰ ظالم قوم کو کبھی معاف نہیں کرتا۔

(پ ۲۶ سورہ احقاف آیت ۱۰)

احساس غلطی

امانت علی ورڈ ایچ نعمت علی والا ڈاکخانہ سانگھیانوالہ

حضرت عمرؓ ایک روز راستہ سے گزر رہے تھے کہ ایک آدمی پر نظر پڑی جو سر راہ ایک عورت سے باتیں کر رہا تھا آپؓ نے یہ سمجھ کر کہ یہ غیر عورت سے باتیں کر رہا ہے اس کے ایک دُرہ مار دیا اس آدمی نے کہا میں تو اپنی عورت (بیوی) سے باتیں کر رہا ہوں آپ نے فرمایا تمہاری بیوی ہے تو راستے میں کھڑے ہو کر باتیں کرنا اچھا نہیں اس طرح مسلمان تمہاری طرف سے بدگمانی میں مبتلا ہو کر غیبت کریں گے اس آدمی نے کہا ہم دونوں باہر سے آئے ہیں اور یہ مشورہ کر رہے ہیں کہ کہاں قیام کریں یہ سنتے ہی حضرت عمرؓ کو اپنی غلطی کا احساس ہوا اور اس آدمی سے کہا تم مجھ سے بدلہ لے لو اس نے کہا میں نے معاف کیا آپ نے پھر اصرار کیا کہ بدلہ لے لو اس نے پھر کہا میں نے معاف کیا آپؓ نے تیسری مرتبہ پھر بدلہ لینے کو کہا تو اس آدمی نے پھر کہا میں نے آپ کو معاف کیا۔

سچی باتیں

رحمت علی — پتوکی

کسی ادنیٰ بھلائی کو بھی حقیر نہ سمجھو اگرچہ تم نے اپنے کسی بھائی سے صرف خندہ روئی سے پیش آنے کی بھلائی کی۔

جو شخص نرم برتاؤ اور مہربانی کی صفت سے محروم رہا وہ بھلائی سے محروم رہا۔

جب کوئی شخص یہ کہے کہ لوگ تباہ ہو جائیں تو وہ ان سے زیادہ برباد ہوگا۔

جو شخص اپنے رزق میں وسعت اور عمر میں درازی چاہتا ہے اسے صلہ رحمی اختیار کرنی چاہیئے۔

جو شخص وہ عمل کرے جس کے متعلق اللہ کا حکم نہ ہو تو وہ عمل غیر مقبول ہے

اے لوگو۔ توبہ کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ دن میں سو مرتبہ توبہ قبول کرتے ہیں۔

وہ گھر جس میں اللہ کا ذکر کیا جاتا ہو اور وہ گھر جس میں ذکر نہ ہوتا ہو یہ دونوں گھر زندہ اور مردہ شخص کی مانند ہیں۔

تم پر سچ بولنا لازم ہے اس لئے کہ سچائی نیکی کی راہ دکھاتی ہے اور نیکی جنت کی راہ دکھاتی ہے۔

بقیہ: اسلام دشمن سرگرم کیوں؟

اپنی مشکوک سرگرمیوں کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔ ہم حکومت پاکستان کی اس مسئلہ پر مسلسل خاموشی پر احتجاج کرتے ہیں اور حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ انگریز لابی کی ترجمانی اور یہودیانہ ذہن کی عکاسی کرنے والے اختر حمید کو بے نقاب کیا جائے۔ اور اسلام اور آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف دریدہ دہنی پر اسے کڑی سزا دی جائے۔

اخبار ختم نبوت

مکتوب بھکر

رپورٹ: دین محمد فریدی بھکر

○ تحفظ ختم نبوت کا سال منانے کی تیاریاں
○ ضلع بھکر میں قادیانی ملازمین کی بھرمار

● عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے یہ سال تحفظ ختم نبوت کے سال کے طور پر منانے کا اعلان کیا ہے اس سلسلہ میں حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب خطیب جامع مسجد فاروق اعظم مدیر ماہنامہ مناقب بھکر نے علماء کرام کو مندرجہ ذیل خط لکھا ہے:

محترم حضرات علماء کرام و خطباء عظام! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مزاج مبارک۔ آپ حضرات کو علم ہوگا کہ مرزائیوں نے مارچ ۱۹۸۹ء سے دسمبر ۱۹۸۹ء تک عالمی سطح پر جشن صد سالہ منانے کا اعلان کیا ہوا ہے اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے فیصلہ کیا ہے کہ ۱۹۸۹ء کا پورا سال ختم نبوت کا سال منایا جائے لہٰذا آپ حضرات کی خدمت میں مؤدبانہ درخواست ہے کہ ابھی سے اپنے خطبہ جمعہ میں آپ حضرات مسئلہ ختم نبوت کا بیان شروع فرمائیں۔ مناسب ہوگا کہ اس سال کے خطبات جمعہ میں مسئلہ ختم نبوت مسئلہ حیات عیسیٰ علیہ السلام حقیقت مرزائیت، مرزائیوں کے خلاف چلنے والی تحریکات، مرزائیوں کے خلاف شروع سے اب تک کام کرنے والے علماء و مشائخ کے حالات اور جھوٹے مدعیان نبوت کی تاریخ سے مسلمانوں کو روشناس کرایا جائے اور اس مقصد کے لیے مناسب اوقات میں عام جلسوں کا اہتمام فرمایا جائے ہم امید کرتے ہیں کہ آپ حضرات اس مبارک کام میں پوری سرگرمی سے حصہ لے کر اللہ تعالیٰ اور اس کے آخری پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور سرخروئی حاصل کریں گے۔

● ضلع بھکر جناب ضیاء الحق کے دور میں ضلع میانوالی سے علیحدہ کرکے بنایا گیا تھا۔ ضلع بنتے ہی اس ضلع میں قادیانی ملازمین کسی نامعلوم سازش کے تحت بھیجے گئے، یہاں تحصیل بھکر کے دور میں ایک سول جج قادیانی کافی عرصہ تعینات رہا اس کی بیوی گرلز کالج میں لیکچرار تھی، قادیانیوں کا "مرکز" بھی اسٹیشن کے شرقی جانب غلام حسین قادیانی کی جگہ پر ہے، جہاں ہر جمعہ کو سب قادیانی اکٹھے ہوتے ہیں، اور ضلع بھر میں ارتداد کے لیے منظم سازش تیار کرتے ہیں۔ ضلع کے تمام قادیانی ملازمین بھی اس مرکز میں پہنچتے ہیں۔ اس ضلع کا سربراہ عبداللطیف المعروف پہ مؤذن ہے۔ مسلم بازار میں بظاہر مسلم جنرل اسٹور ہے (مسلم جنرل اسٹور کے نام پر اہل بھکر کو توجہ دینی چاہیے۔ ادارہ) مگر ارتداد کا زبردست اڈا ہے۔ اس کے ساتھ ہی ملک ممتاز کی سیون اپ کی ایجنسی ہے، یہ ایک بااثر قادیانی ہے۔ علاوہ بھکر کی دو دکانوں میں بشیر نذیر دو قادیانی بھی کپڑے کا کاروبار کرتے ہیں مگر مسلمانوں کے خلاف زہر پھیلانے میں سرگرم عمل ہیں۔ مل گیٹ کے پاس ایک ہوٹل قادیانیوں کا ہے جہاں اکثر شام کے وقت قادیانی جمع ہو کر ارتدادی مہم کا جائزہ لیتے ہیں اور قادیانی ملازم بھی اکثر اس جگہ دیکھے گئے ہیں، ٹیکنیکل سنٹر کے پاس ایک چائے کا کھوکھا ہے جہاں پر اسلام کے خلاف بڑے میٹھے انداز میں زہر مسلمانوں کے ذہنوں میں اتارا جا رہا ہے۔ ضلع بننے کے بعد ان کی سرگرمیوں میں اضافہ ہوا ہے، کافی محکموں میں قادیانی پہنچ گئے اور کئی اہم پوسٹوں پر متعین ہیں، ان کی وجہ سے قادیانی کافی دلیر ہو کر مسلمان نوجوانوں کو مرتد کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، عوام میں یہ دکانداری کے انداز میں زہر پھیلا رہے ہیں، ملازمین اپنے انداز میں، ملازمین کا انداز یہ ہے کہ بظاہر شریف با اخلاق، ملنسار، ہمدرد، اپنی ڈیوٹی پر بڑے چاق و چوبند مگر "ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور" والی مثال یہاں صادق آتی ہے۔ مسلمانوں کے ایمان لوٹنے کے لیے یہ گربہ مسکین بنے ہوئے ہیں اب بھکر میں ان کا پردہ چاک ہونا شروع ہو چکا ہے۔ ختم نبوت کے محاذ پر سرگرمی پیدا ہو چکی ہے۔ پہلے قادیانیوں نے یہ سمجھ لیا تھا کہ مسلمان خواب خرگوش میں مبتلا ہیں مگر اب مسلمانوں میں بیداری پیدا ہوتے دیکھ کر حواس اڑے ہوئے ہیں۔ ختم نبوت کے جیالے کارکن ان کے عزائم کو ناکام بنانے کے لیے خم ٹھونک کر میدان میں اتر چکے ہیں۔ قادیانیوں کے اسلام اور پاکستان دشمن عزائم اب بازاروں اور گلی کوچوں میں زیر بحث ہو چکے ہیں اگر حکومت نے توجہ نہ دی اور بھکر ضلع میں قادیانی ملازمین جو مختلف محکموں میں گھس کر ارتدادی مہم کے پشت پناہ بنے ہوئے ہیں ان کو نہ نکالا تو ضلع بھکر کے حالات کسی وقت بھی خراب ہو سکتے ہیں اور یہاں پر کوئی بھی واقعہ رونما ہو سکتا ہے۔ لہٰذا حکومت کو فوری توجہ دینی چاہیے اور قادیانیوں کو کلیدی آسامیوں سے ہٹانا چاہیے اور ان کو ملک کے آئین کا پابند بنایا جائے حتیٰ کہ ان کے ووٹوں کا اندراج اقلیتوں کے شیڈول کاسٹ میں کرایا جائے۔

علاوہ ازیں بھکر مل میں کئی قادیانی آفیسر اہم عہدوں پر ہیں۔ اس مل کا منیجر بھی مرزائی رہ چکا ہے۔ علاقے میں کپڑے کا یہ واحد مل تھا جس میں ہزاروں مزدور کام کرتے تھے قادیانی ملازمین سازشوں سے مل بند ہوتا جا رہا ہے۔ بھکر بیکاری عام ہو چکی ہے۔ کئی ہزار مزدور معاشی طور پر تباہ ہو چکے ہیں۔ قادیانی ملازمین نے بھکر کے مسلمانوں کو معاشی طور پر تباہ کرنے کے لیے ایسے انداز سے مل کے اکثر کھاتے بند کرائے کہ کوئی خورد بین سے بھی ان کی سازش کا پتہ نہیں چلا سکتا یہ گربہ مسکین بھکر میں بڑھتی ہوئی بیکاری پر بڑے خوش ہیں۔

○

ہفت روزہ ختم نبوّت آنیوالے خطرات سے پہلے ہی آگاہ کر دیتا ہے
لیکن قوم کے اندھے لیڈر اس پر توجہ نہیں دیتے۔

دوڑ (پ ر) انجمن سپاہ صحابہؓ پاکستان دوڑ یونٹ کے رہنما ملک عبدالعلیم ضیاء، اختر علی عثمانی، شکیل احمد، حافظ عبدالماجد، ریاض حسین، احسان اللہ اور دیگر تمام رہنماؤں نے کارکنوں نے سپاہ صحابہؓ کے دفتر میں ہنگامی اجلاس طلب کرکے اس بات کا بغور جائزہ لیا۔ جوکہ گذشتہ دنوں ایک مرزائی طاہر نامی نے ایک مسلم محمد اکرم نامی نوجوان کو جوکہ اپنے ماں باپ کا اکلوتا بیٹا تھا۔ اور ایک بہن کا ایک ہی بھائی تھا۔ خنجروں سے وار کرکے اسے زندہ درگور کر دیا تھا۔ ان رہنماؤں نے اجلاس میں تمام تر پہلوؤں کا جائزہ لیا۔ اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ترجمان ”ہفت روزہ ختم نبوت“ کے اس بیان جس کا عنوان تھا ”وزیر اعظم کی پہلی تقریر سے خدشہ سامنے آگیا“ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ علماء کرام گھنٹی بجتے ہی خطرے کی طرف اشارہ کر دیتے ہیں۔ لیکن افسوس کہ قوم اور قوم کے اندھے لیڈر اس بات کو نہیں سمجھتے، اور نتیجتہً وہ خطرہ ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ دنیائے عالم کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیتا ہے ان رہنماؤں نے کہا کہ اسی رسالہ نے صدر ضیاء الحق کی وفات سے پہلے ایک اداریہ شائع کیا تھا جس کا مضمون تھا ”یہ مباہلہ کا چیلنج نہیں، صدر ضیاء کے لئے خطرے کی گھنٹی ہے“ لیکن کسی نے کان نہیں دھرے اور اس کے چند دن بعد ہی ایک ایسا دھماکہ ہوا کہ دنیائے اسلام کا رخ ہی بدل گیا۔ اسی طرح علمائے کرام ہر وہ خطرہ جو اسلام اور عالم اسلام کے لئے مضر ہوتا ہے۔ اس سے پہلے ہی آگاہ کر دیتے ہیں اور یہ علمائے کرام اس قول کے مصداق ہیں کہ ؎

قلندر ہرچہ گوید دیدہ گوید۔

آخر میں انھوں نے اپیل کی کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما ہر طرح ہماری رہنمائی فرمادیں۔

مرزواڑہ مری روڈ راولپنڈی سے لاؤڈ سپیکر اُتروالیا گیا۔
انہوں نے بدامنی اور انتشار پیدا کرنے کیلئے لاؤڈ اسپیکر پر تبلیغ شروع کر دی تھی۔

راولپنڈی (نامہ نگار) موجودہ حکومت کے معرض وجود آتے ہی مرزائیوں کی شرانگیزیاں دن بدن بڑھ رہی ہیں۔ راولپنڈی میں مرزائی اوچھے ہتھکنڈے پر اتر آئے ہیں۔ انہوں نے اپنے مرزاواڑہ مری روڈ پر لاؤڈ اسپیکر پر جمعہ کو تبلیغ شروع کر دی جس کے فوری نوٹس کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ احسان دانش کی قیادت میں ایک وفد جس میں قاری محمد یونس ہزاروی، تحریک خدام اہلسنت الجماعت کے رہنما جناب غلام مصطفیٰ چار یاریؒ، اور طالب علم رہنما لیاقت خان، محمد سعید، بشیر، محمد علی، اشفاق احمد ملک صفدر، سعید ملک، تنہا مجاہد ساجد محمود خالد محمود شامل تھے نے قریبی پولیس اسٹیشن کے ایس ایچ او سے ملاقات کی اور حالات کی سنگینی سے آگاہ کیا جس پر انتظامیہ نے فوری کارروائی کی اور مرزاواڑہ سے لاؤڈ اسپیکر اتروایا۔ اسی طرح ایک مبشر مرتد نے اپنی دکان بھابڑا بازار میں کلمہ طیبہ لکھا ہوا تھا۔ اور منور احمد قریشی نے ظفر الحق روڈ پر کلمہ طیب کے اسٹیکر لگائے ہوئے تھے۔ ان کو محفوظ کر دیا گیا۔ تمام طلباء نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں کو یقین دلایا کہ ہم انشاء اللہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی سرپرستی میں ضلع راولپنڈی کے مرزائیوں کے عزائم کو خاک میں ملا دیں گے اور عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کسی بھی قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔

مولانا مشتاق الرحمٰن
کی فرنکفرٹ مغربی جرمنی روانگی

مولانا مشتاق الرحمٰن فاضل جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن گذشتہ دنوں فرنکفرٹ مغربی جرمنی روانہ ہو گئے۔ ان کا فرنکفرٹ میں پاک محمدی مسجد میں بحیثیت خطیب و امام کا تقرر عمل میں لایا گیا ہے۔ واضح رہے کہ پاک محمدی مسجد فرنکفرٹ کی انتظامیہ نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی سے درخواست کی تھی کہ وہ کسی ایسے عالم دین کو بھیجے جو وہاں امامت و خطابت کے علاوہ مسئلہ ختم نبوت کے سلسلے میں خدمات انجام دے سکے۔ چنانچہ مولانا مشتاق الرحمٰن (جن کو اللہ تعالیٰ نے بے پناہ صلاحیتوں سے نوازا ہے) کا انتخاب کیا گیا اور ان کو روانہ کیا گیا۔ مولانا مشتاق الرحمٰن فرنکفرٹ میں ہفت روزہ ختم نبوت کے نمائندے بھی ہوں گے۔

اخبار ختم نبوت

کنور ادریس کا مرزائی ہونا ایک ناقابلِ تردید حقیقت ہے

انتظامی عہدوں پر مزید مرزائیوں کو مقرر کرنے سے انہیں غیر مسلم قرار دینے کا فیصلہ بے معنی ہو جائے گا

وفاقی حکومت نے سندھ کے چیف سیکرٹری کے عہدے پر احمدی ربوہ گروپ کی ایک بااثر شخصیت کنور ادریس کا تقرر کر کے اعلیٰ انتظامی عہدوں پر مرزائیوں کے تقرر کا دروازہ کھول دیا ہے۔ باخبر ذرائع کے مطابق کنور ادریس کا چیف سیکرٹری سندھ کے عہدہ پر تقرر پاکستان میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے فیصلے کے بعد اعلیٰ انتظامی عہدے پر کسی مرزائی کی تعیناتی کا پہلا اقدام ہے۔ کنور ادریس اس سے قبل آٹوموبائل کارپوریشن کے چیئرمین تھے وہ قادیانی ربوہ گروپ سے تعلق رکھتے ہیں اور انہوں نے اس امر واقعہ کو کبھی چھپایا نہیں ہے۔ ان کے متعلق یہ بات معلوم ہے کہ وہ قادیانی ضوابط کے مطابق اپنی آمدنی کا دس فی صد حصہ احمدی تنظیم کو باقاعدگی سے چندے کے طور پر ادا کرتے ہیں۔ واضح رہے کہ ۱۹۷۴ء میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا تھا اور اس فیصلے کے بعد مملکت کے اعلیٰ انتظامی عہدوں پہ قادیانی افراد کے تقرر کی ممانعت کر دی گئی تھی اس کے بعد سے احمدی ربوہ یا لاہوری گروپ کے افراد عام سرکاری عہدوں پر ضرور ملازمت کرتے رہے ہیں لیکن صوبائی چیف سیکرٹری جیسے حساس عہدہ پر کسی قادیانی کا یہ پہلا تقرر ہے۔

اس تقرر کے بعد تحریک تحفظ ختم نبوت سے وابستہ حلقوں نے وزیر اعظم بے نظیر بھٹو کی طرف سے دین اسلام کے مخالف عناصر کی اس کھلم کھلا سرپرستی پر تشویش کا اظہار کیا ہے اور اندیشہ ظاہر کیا ہے کہ اگر یہ سلسلہ جاری رہا تو قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کا فیصلہ بے معنی ہو جائے گا۔

ہفت روزہ "سیاسی لوگ" لاہور ۲۰ جنوری ۱۹۸۹ء

حضرت مولانا محمد ادریس میرٹھی انتقال کر گئے

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے صدر اور جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی کے سینئر استاد حضرت مولانا محمد ادریس میرٹھی انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کی نماز جنازہ مولانا مفتی احمد الرحمٰن نے پڑھائی۔ نماز جنازہ میں ہزاروں افراد نے شرکت کی اور انہیں دار العلوم کورنگی میں سپرد خاک کر دیا گیا مرحوم ۲ فروری صبح ۹ بجے تفسیر اور حدیث کا درس دے کر گھر چلے گئے اور پھر تھوڑی دیر بعد اللہ کو پیارے ہو گئے مرحوم کئی دینی کتابوں کے مصنف تھے۔ ملک بھر کی دینی، سیاسی اور سماجی شخصیتوں نے آپ کی خدمات کو سراہا اور دلی تعزیت کا اظہار کیا ہے۔

سزائے موت معاف کرنا قادیانی غنڈوں کو کھلی چھٹی دینے کے مترادف ہے

لاہور (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی سیکرٹری اور مبلغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کہا کہ ساہیوال اور سکھر کیسوں میں سزا یافتہ قادیانی ملزموں کو تختہ دار پر لٹکا کر مظلوم ورثاء کی داد رسی کی جائے۔ وہ یہاں "جہلم ٹاؤن" کی مسجد مدینہ کے جلسہ ختم نبوت سے خطاب کر رہے تھے انہوں نے کہا کہ ملٹری کورٹ کے سزا یافتہ چھ قاتل صرف قادیانی ہی ہیں جن کی سزائے موت کو معاف کرنا غنڈہ عناصر قادیانیوں کو کھلی چھٹی دینے کے مترادف ہے انہوں نے وزیر اعظم پاکستان اور صدر مملکت سے مطالبہ کیا کہ قاتلوں کو کیفر کردار تک پہنچا کر قانونی تقاضے پورے

کیے جا چکے ہیں۔ بصورت دیگر فدایان ختم نبوت تحریک چلانے پر مجبور ہوں گے جس کی ذمہ داری وفاقی حکومت پر ہوگی۔ نیز انہوں نے ارباب اقتدار اور حزب اختلاف کے لیڈروں کو آٹھویں ترمیم میں موجود امتناع قادیانیت آرڈیننس اور شریعت آرڈیننس کی طرف متوجہ کرتے ہوئے کہا کہ اگر حکومت و حزب اختلاف آٹھویں ترمیم ختم کرنے پر متفق ہو جاتے ہیں تو مذکورہ بالا دونوں آرڈیننس جو امت مسلمہ کی عظیم جدوجہد کے بعد جاری کیے گئے انہیں باقی رکھنا ضروری ہے بصورت دیگر امن وامان کا مسئلہ پیدا ہوگا جس پر کنٹرول کرنا حکومت کے بس کا روگ نہیں۔

امتناع قادیانیت آرڈیننس پر
مؤثر عمل درآمد
کرایا جائے۔

فقیروالی (نامہ نگار) مجلس تحفظ ختم نبوت فقیروالی کے صدر بابو تاج محمد جمعیت علماء اسلام ضلع بہاولنگر کے امیر مولانا محمد ناظم قاسمی انجمن شبان اہل سنت کے صدر چوہدری ریاض احمد انجمن سپاہ صحابہؓ کے صدر چوہدری محمد افضل، انجمن کریانہ ایسوسی ایشن کے صدر چوہدری خورشید احمد باجوہ، مرکزی جامع مسجد کے خطیب مولانا حافظ ولی محمد اور جمعیت طلباء اسلام کے سرپرست اعلیٰ صاحبزادہ محمد احمد نعیم اور جنرل سیکرٹری مظہر حسین اظہر وٹو کے علاوہ شہر کی دیگر مذہبی سماجی اور سیاسی تنظیموں کے راہنماؤں نے اپنے ایک مشترکہ بیان میں کہا کہ قادیانی عالم اسلام کے خلاف سازشوں میں مصروف ہیں اور اسلامی شعائر کا کھلم کھلا مذاق اڑا رہے ہیں جو کہ امتناع قادیانیت آرڈیننس کی کھلی خلاف ورزی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ قادیانیوں نے مشرقی پاکستان کی علیحدگی اور جنرل ضیاء الحق کی شہادت پر مٹھائی تقسیم کی تھی اور اب بھی موجودہ وزیراعظم پاکستان کے خلاف سازشوں میں مصروف ہیں۔ انہوں نے کہا کہ امتناع قادیانیت آرڈیننس پر مؤثر عمل درآمد کرایا جائے۔ قادیانی جریدہ الفضل کو بند کیا جائے۔ ربوہ کے اسلحہ خانہ کو ضبط کیا جائے اور مرزا طاہر کے پاکستان آنے پر پابندی لگائی جائے۔

نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

افتخار ظفر۔ ایبٹ آباد

نام لب پر رہے صبح و شام آپؐ کا
میرے دل میں سدا ہو قیام آپؐ کا

○

سب دماغوں میں چمکا ہے نام آپؐ کا
غیروں اپنوں نے مانا مقام آپؐ کا

○

میری عزت اسی کے حوالے سے ہے!
اک علامت ہُوا احترام آپؐ کا

○

جب خدا نے سجایا یہ سارا چمن
رنگ و خوشبو میں تھا التزام آپؐ کا

○

خوف کیونکر ہو شر کا مجھے اے نبیؐ!
نام لیوا ہوں خیرالانام آپؐ کا

○

اس کی حالت پہ نظرِ کرم کیجیے
ہے ظفر بھی حضورؐ اک غلام آپؐ کا

تاجدار ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کے پسندیدہ کھانے

۳۴ آخری زندگی میں جب کہ آپ کو دھوکہ سے زہر کھلا دیا گیا تھا عادات طیبہ یہ بھی ہوگئی تھی کہ جب کوئی شخص کھانا بطور ہدیہ خدمت عالی میں پیش کرتا تو اس کو اس کھانے میں سے ایک لقمہ کھلا دیتے پھر نوش جان فرماتے۔ مگر یہ صورت اجنبی لوگوں کے ساتھ ہوتی۔

۳۵ گوشت دار ہڈیوں میں پہلو کی ہڈی بہت پسند فرماتے۔

۳۶ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہیں مدعو ہوتے اور کوئی شخص بغیر بلائے ساتھ ہو جاتا تو آپ اس کو ساتھ لے لیتے۔ اگر داعی کے گھر پہنچنے پر داعی کے لئے اجازت طلب فرماتے۔ اجازت حاصل کرنے پر اس کو ہمراہ لے جاتے۔

۳۷ مہمان کو کھانا کھلاتے تو بار بار فرماتے اور کھاؤ اور کھاؤ یہاں تک کہ مہمان بہ حد انکار کرتا تب آپ اپنا اصرار ترک فرماتے۔

۳۸ کسی مجمع میں کھانا تناول فرمانے کا موقع آتا تو سب سے آخر میں آپ ہی کھانے سے اٹھتے۔ کیونکہ بعض دیر تک کھاتے رہنے کے عادی ہوتے ہیں۔ اور ایسے لوگ جب دوسروں کو کھانے سے اٹھتا دیکھتے ہیں تو شرم کی وجہ سے خود بھی اٹھ جاتے ہیں۔ لہٰذا ایسے لوگوں کا لحاظ فرماتے ہوئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی بتکلف تھوڑا کھاتے ہی رہتے۔

۳۹ کھانا شروع کرتے وقت تین لقموں تک ہر لقمہ پر بسم اللہ کہہ کر لقمہ لیتے۔

۴۰ جو شخص بغیر بسم اللہ کہے کھانا شروع کر دیتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کا ہاتھ پکڑ لیا کرتے اور اس کو بسم اللہ کہنے کے لئے تاکید فرماتے۔

۴۱ کوئی شخص الٹے ہاتھ سے کھانا کھاتے ہوئے آپ کو دکھائی دیتا تو آپ اس کے ہاتھ کو ایسا جھٹکتے کہ اس کے ہاتھ کا لقمہ گر جاتا۔ اور پھر فرماتے کہ کھانے میں سیدھے ہاتھ سے کام لو۔

فیض کثیر
مرتبہ
مولانا حافظ مشتاق احمد عباسی

اس کتاب میں قرآن وحدیث و بزرگان دین، سلاسل اربعہ کے منتخب و مجرب اردو وظائف جمع کئے گئے ہیں ہر قسم کی پریشانیوں، بیماریوں، بے روزگاری، اصلاح، اعمال کے وظیفے و اوراد موجود ہیں۔
صفحات ۱۳۶ - قیمت ۱۵ روپے۔ علاوہ ڈاک خرچ
ملنے کا پتہ
ادارہ صدیقیہ، نزد حسین ڈی سلوا گارڈن ویسٹ ۳ کراچی
اسلامی کتب خانہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

هُوَالشَّافِی ـــــ آفتاب الاطباء
○ غرباء کے لئے علاج مفت ○ طلباء و طالبات کو خاص رعایت
○ ایلوپیتھی ڈاکٹرز "انگریزی علاج" سے مایوس حضرات ایک بار ضرور مشورہ کے لئے تشریف لائیں۔ پہلے وقت طے کریں ○ عام طور پر حکماء امراض مخصوصہ کے لئے مشہور کر دیئے گئے ہیں۔ الحمد للہ ہمارے ہاں ہر قسم کا علاج کیا جاتا ہے
○ دیسی جڑی بوٹیاں ہی ہمارے مزاج کے مطابق ہیں ○ بیرونی مریض جوابی لفافہ بھیج کر فارم تشخیص مرض مفت منگوا سکتے ہیں مریض کے بارے میں ہر بات صیغہ راز میں رہے گی ○ عنبر، زعفران، کستوری، سچے موتی اور دیگر نادر ادویات بارعایت دستیاب ہیں۔

طبی دنیا میں ایک جانا پہچانا نام
دواخانہ ختم نبوۃ
سابقہ: چشتیہ دواخانہ، قائم شدہ ۱۹۲۵ء
الحاج قاری حکیم محمد یونس [ایم اے]
چشتی، نقشبندی، مجددی
رجسٹرڈ کلاس اے

اوقات مطب
موسم گرما ۷ تا ۲ بجے نماز عصر تا نماز عشاء
موسم سرما ۱۰ تا ۱ بجے نماز عصر تا نماز عشاء
جمعۃ المبارک ۱۰ تا ۱۲ بجے نماز عصر تا ۹ بجے رات

دواخانہ ختم نبوت، ۵۶/او سرکلر روڈ نزد بنی چوک راولپنڈی، فون ۵۵۱۲۷۵

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-166

عہدیداران واراکین

مرکزی مجلسِ شوریٰ عالمی مجلسِ تحفظِ ختمِ نبوّت

(مُلتان پاکستان)

حضرت اقدس امیر مرکزیہ زید مجدہ، برائے نام زدگی وتقرری مرکزی عہدہ داران واراکین شوریٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت منعقدہ ۷، نومبر ۱۹۸۸ء، مطابق ۲۶، ربیع الاول ۱۴۰۹ھ بروز سوموار بمقام مرکزی دفتر عالمی مجلسِ تحفظ ختمِ نبوت ملتان مرکزی اجلاس طلب فرمایا۔ حضرت اقدس امیر مرکزیہ زید مجدہ نے مندرجہ ذیل حضرات کو مرکزی عہدیداران واراکین مجلسِ شوریٰ نامزد فرمایا۔

مرکزی عہدیداران واراکین

- حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد صاحب زید مجدہ، امیر مرکزیہ
- حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰن صاحب زید مجدہ، نائب امیر اول
- حضرت مولانا ملک عبدالحفیظ مکی صاحب جالندھری زید مجدہ، نائب امیر دوم
- حضرت مولانا عزیز الرحمٰن صاحب جالندھری زید مجدہ، ناظم اعلیٰ
- حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب اشعر زید مجدہ، ناظم تبلیغ
- حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی زید مجدہ، ناظم نشر واشاعت
- حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب شجاع آبادی زید مجدہ، ناظم
- حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب زید مجدہ، خازن۔

مندرجہ بالا حضرات بلحاظ عہدہ مرکزی شوریٰ کے بھی رکن ہوں گے۔ اس کے علاوہ مندرجہ ذیل حضرات کو بھی آپ نے مرکزی شوریٰ کا رکن نامزد فرمایا۔

- حضرت مولانا منیر الدین صاحب، زید مجدہ، کوئٹہ
- حضرت مخدوم سید انوار حسین نفیس شاہ صاحب زید مجدہ، لاہور
- حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق صاحب زید مجدہ، کراچی
- حضرت مولانا احمد میاں حمادی زید مجدہ، ٹنڈو آدم
- حضرت مولانا قاری محمد امین صاحب زید مجدہ، راولپنڈی
- حضرت مولانا حکیم عبدالرحمٰن آزاد صاحب زید مجدہ، گوجرانوالہ
- حضرت مولانا قاری نور الحق قریشی صاحب زید مجدہ، پشاور
- محترم حاجی سیف الرحمٰن صاحب زید مجدہ، بہاولپور
- محترم حاجی بلند اختر صاحب زید مجدہ، لاہور
- محترم صوفی ریاض الحسن صاحب گنگوہی، ڈیرہ اسمٰعیل خان
- محترم ملک منظور الٰہی اعوان صاحب زید مجدہ، سیالکوٹ
- حضرت مولانا محمد یوسف صاحب متالا زید مجدہ، انگلینڈ
- حضرت مولانا سعید احمد صاحب زید مجدہ، انگریزی یونین
- حضرت مولانا انوار الحق صاحب زید مجدہ، کوئٹہ
- حضرت مولانا عبدالرحمٰن یعقوب باوا صاحب زید مجدہ، کراچی
- حضرت مولانا محمد بنوری صاحب زید مجدہ کراچی
- حضرت مولانا محمد رمضان صاحب علوی زید مجدہ، راولپنڈی
- حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب زید مجدہ، اسلام آباد
- حضرت مولانا محمد اشرف صاحب ہمدانی زید مجدہ، فیصل آباد
- محترم صاحبزادہ طارق محمود صاحب زید مجدہ، فیصل آباد
- محترم قاضی فیض احمد صاحب زید مجدہ، ٹوبہ ٹیک سنگھ
- محترم حاجی لال حسین صاحب زید مجدہ، کراچی
- محترم حاجی فرزند علی صاحب زید مجدہ، سکھر
- فضیلۃ الشیخ مولانا خلیل احمد صاحب ہزاروی زید مجدہ، ابوظہبی
- فضیلۃ الشیخ مولانا محمد ہارون صاحب زید مجدہ، ابوظہبی
- محترم راجہ حبیب الرحمٰن صاحب زید مجدہ، سپین
- حضرت مولانا ابراہیم صاحب میاں زید مجدہ، جنوبی افریقہ۔